Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

## دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

رسالہ اردو

# ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے


نمبر ۶ ۔ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ۔ ۵ جون ۱۹۳۴ء ۔ جلد ۳۳

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل


## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| پنجاب میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی مساعی | ۲۱۳ / ۲۳۰ | جناب سردار مصباح الدین صاحب احمدی پروفیسر جامعہ احمدیہ |
| قرآن مجید کے آیات و سور کے باہمی ربط و نظم | ۲۳۱ / ۲۳۶ | مولانا عبد اللطیف صاحب خانپوری |
| فتاویٰ تکفیر بے حقیقت ہیں | ۲۳۶ / ۲۴۷ | جناب سید صادق حسین صاحب احمدی اٹاوی |
| المقتبسات و الملتقطات | ۲۴۸ / ۲۵۳ | |



چندہ سالانہ
اندرون ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے دو روپیہ آٹھ آنے

چندہ سالانہ
بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بخدمت جملہ معتمدین و امراء جماعتہائے احمدیہ

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مَیں آپ کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں جو حضورؑ نے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ان ایام میں فرمائی جبکہ جماعت کی تعداد چالیس پچاس ہزار تھی۔ حضورؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا۔ کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے۔ جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں ان کو دُور کرکے دُنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کیلئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے لیکن ابتک اس رسالہ کے شائع کرنیکے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہوگیا تو یہ واقعہ میں اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے مَیں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو۔ انگریزی کے پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطرخواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمّت کرو۔ خدا تمہارے دل میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمّت کا ہے"

اب خیال فرمائیے کہ جب ان ایام میں جماعت احمدیہ کا فرض ملّی تھا کہ ریویو کیلئے کم از کم دس ہزار خریدار بہم پہنچائیں تو اب جبکہ جماعت کے افراد کی تعداد بفضلہ کئی لاکھ ہے۔ کیا ہمارے لئے یہ غور کی بات نہیں کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریداروں کی تعداد چند سو ہو۔ اور ایک ہزار بھی نہ ہو۔ پس مَیں آپ سے باصرار مطالبہ کرتا ہوں کہ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں سعی بلیغ فرما کر ایک مہینے کے اندر اندر پانسو مزید خریدار مہیا فرمائیں تاکہ اُردو ریویو آف ریلیجنز کا خرچ طباعت چل سکے ورنہ رسالہ کا جاری رہنا جبکہ اس پر ڈھائی ہزار قرض ہے آیندہ محال ہو جائیگا۔

مَیں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے جواب میں نئے خریدار ملنے شروع ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

116

116

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# پنجاب میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی مساعی

## علم اور تعلیم یافتہ کی تعریف

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ العلم علمان۔ علم الادیان و علم الابدان۔ یعنی حقیقتاً علم دو ہی ہیں۔ علم دین اور علم طب۔ دنیا کی کوئی تحقیق قدیم یا جدید اس صداقت کو جھٹلا نہیں سکتی۔ جو اس فرمان پاک میں بیان ہوئی ہے۔ کیونکہ انسان کے حقیقت میں دو ہی بڑے حصے ہیں۔ روح اور جسم۔ اور تمام کائنات عالم حقیقۃً انسان کے انہی دو حصوں کی خدمت میں لگی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ پس اوّل الذکر یعنی علم دین انسان کی رُوح کے نشوونما اور ارتقاء کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔ اور ثانی الذکر یعنی علم طب انسان کے جسم کی حفاظت اور بقا کے متعلق ہدایات دیتا ہے۔

بدقسمتی سے اور کم علمی کی بناء پر جب سے ہندوستان میں انگریزی حکومت قائم ہوئی ہے۔ علم اور تعلیم یافتہ کے متعلق ایک غلط نظریہ قائم ہوگیا ہے۔ اب علم کے معنے انگریزی جاننے کے ہوگئے ہیں۔ اور علوم جدیدہ یا کسی یورپین غلط یا صحیح تحقیق کی چند مبادیات کو سیکھ لینے کا نام تعلیم یافتہ ہونا سمجھا گیا ہے۔ کوئی شخص الٰہیات اور طب قدیم کا خواہ کتنا ہی عالم ہو۔ وہ اس نئی اور غلط تعریف کے ماتحت تعلیم یافتہ شمار نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ جو کہ دنیا میں پھر نئے سرے سے اللہ تعالیٰ سے صحیح علم پاکر صحیح علوم لائی ہے۔ اس کی علمی مساعی کو معلوم کرنے سے قبل اس علمی نکتہ کو جاننا ضروری امر ہے۔ کہ علم کیا چیز ہے؟ اور عالم کسے کہتے ہیں؟ اور اسی قبیل میں میں نے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان درج کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی علمی مساعی کا محور اسی صداقت کے گرداگرد ہے۔

## قرآن کریم کا علمی پایہ

جماعت احمدیہ چونکہ ایک مسلمان جماعت ہے۔ اس لئے اس کی مذہبی کتاب قرآن کریم ہے۔ مشرقی محققین کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری خصوصیت:۔ اس سکول میں بھی علاوہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے طلباء کے ہندوستان سے باہر جاوا۔ سماٹرا۔ افغانستان۔ سیلون۔ ماریشس وغیرہ علاقہ کے طلباء بکثرت پڑھ رہے ہیں۔

چوتھی خصوصیت:۔ اس سکول کے ساتھ بھی ہائی سکولوں کی طرح بورڈنگ ہاؤس ہے جسمیں سپرنٹنڈنٹ اور ٹیوٹرز مقرر ہیں۔

پانچویں خصوصیت:۔ دوسرے مدارس عربیہ کے خلاف اس مدرسہ میں طلباء کی نشستوں کے لئے ڈیسکوں کا انتظام ہے۔ اس میں طلباء ٹاٹوں اور صفوں پر بیٹھ کر تعلیم نہیں پاتے۔

## جامعہ احمدیہ

کئی سالوں سے احمدیہ یونیورسٹی کے قیام کی تجویز جماعت احمدیہ کے زیر غور ہے۔ لیکن جیسا کہ ظاہر ہے۔ ایسے اہم کام فوری طور پر نہیں ہو سکتے۔ بہت سا غور و فکر چاہتے ہیں۔ اور زر کثیر کے محتاج ہوتے ہیں لہٰذا احمدیہ یونیورسٹی اپنی کلی صورت میں تو ابھی قیام پذیر نہیں ہو سکی۔ لیکن پھر بھی اس کی داغ بیل پڑ چکی ہے۔ اور وہ جامعہ احمدیہ کی صورت میں ہے۔

جامعہ احمدیہ کی عمارت شہر سے باہر ایک وسیع اور پُر فضا میدان میں واقع ہے۔ اور جامعہ سردست دو کالجوں پر مشتمل ہے:۔

مولوی فاضل کالج:۔ ایک کالج مولوی فاضل تعلیم کا ہے۔ اس کالج میں وہی تعلیم ہوتی ہے۔ جو اورینٹل کالج لاہور میں ہوتی ہے۔ اس کالج کا اورینٹل کالج سے الحاق بھی ہے۔ اس کالج سے اسوقت تک ۷۰ کے قریب مولوی فاضل پاس کر چکے ہیں۔ حقیقتاً اورینٹل فیکلٹی میں ہر سال اسی کالج کے زیادہ طلباء شامل ہوتے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل امتحان میں کامیاب ہونے والوں میں نصف طلباء احمدی تھے۔ اس میں سے اب تک چار طلباء یونیورسٹی میں اوّل رہ چکے ہیں اور دو سیکنڈ۔

خصوصیت اس کالج میں بھی یہ خصوصیت ہے۔ کہ السنہ شرقیہ کی تعلیم کے ساتھ انگریزی کا بھی انتظام ہے۔ اور اسوقت اس کے سٹاف میں ایک انگریزی پروفیسر انگلینڈ ریٹرن کام کر رہا ہے۔

معائنہ۔ مارچ ۱۹۳۱ء میں مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے سرکاری طور پر معائنہ کیا۔ اور بہت تعریفی ریمارک لکھے۔

تبلیغی کالج:۔ دوسرا کالج تبلیغی تعلیم کے لئے ہے۔ اس میں ایک قسم کی پوسٹ گریجوایٹ تعلیم ہوتی ہے۔ اس میں مولوی فاضل پاس طلباء لئے جاتے ہیں۔ ان کا دو سال کا کورس ہے۔ اور علوم شرقیہ کی اعلیٰ پایہ تک تکمیل کرائی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

121

**جامعہ احمدیہ ہاسٹل**:۔ جامعہ کے طلباء کے لئے بھی ہوسٹل کا انتظام ہے ؛

**گیمز**:۔ جامعہ کے طلباء کے لئے بھی کھیل کے واسطے گراؤنڈز ہیں۔ امسال جامعہ کے طلباء کے ایک وفد نے قادیان سے لیکر مشرق کی طرف علی گڑھ تک سفر کیا۔ اور رستہ میں ہر شہر کی Recognised ٹیموں کے ساتھ۔ ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال وغیرہ میچ کھیلے۔ جن میں سوائے چند ایک کے سب میں کامیاب رہے۔ جامعہ کے اس ٹور کی خبریں انقلاب۔ سول۔ سٹیٹسمین وغیرہ وقیع اخبارات میں شائع ہوتی رہیں ؛

**"رسالہ جامعہ احمدیہ"** جامعہ احمدیہ سے ایک میگزین بھی شائع ہوتا ہے جو کہ طلباء کے علمی مذاق اور تبلیغ کا مرقع ہوتا ہے ؛

# نُصرت گرلز ہائی سکول

مردانہ تعلیم کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ نے تعلیم نسوان کا بھی انتظام کیا ہے چنانچہ اسوقت ایک "نُصرت گرلز ہائی سکول" کے نام سے قادیان میں نہایت شاندار سکول قائم ہے۔ اس میں تقریباً پانچسو کے قریب طالبات ہیں۔ Boys ہائی سکول کی طرح اس سکول کی عمارت بھی نہایت شاندار ہے۔ اور اسے اپنی ساخت کے لحاظ سے بادامی قلعہ کہنا چاہیئے ؛

**نُصرت گرلز انٹرمیڈیٹ کالج**۔ لڑکیوں کے لئے ایف۔ اے کلاس گذشتہ سال سے کھولی جاچکی ہے گذشتہ سال بھی کئی لڑکیاں شامل امتحان ہوئیں۔ اور اس سال آٹھ لڑکیاں شامل امتحان ہوئیں ؛

**گرلز بورڈنگ ہاؤس**:۔ لڑکیوں کے لئے بورڈنگ کے قیام کیلئے قریباً بیس ہزار روپیہ (۲۰۰۰۰) فراہم ہوچکا ہے۔ لیکن ابھی تک عمارت کھڑی نہیں کی گئی۔ مگر عنقریب بنانے کا خیال ہے۔

## مدرسۃ الخواتین

لڑکیوں کے سکول کے علاوہ ۱۹۲۶ء میں ایک "مدرسۃ الخواتین" کے نام سے عورتوں کیلئے درسگاہ جاری کی گئی۔ اس مدرسہ میں ریاضی۔ انگریزی۔ تاریخ جغرافیہ کے علاوہ عربی پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ اور ان کا مقصد مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل امتحانات بتدریج پاس کرنا تھا۔ چنانچہ اس مدرسہ کی سات طالبات مولوی کا امتحان پاس کرچکی ہیں۔ ان میں سے ایک پنجاب یونیورسٹی میں اوّل رہی تھی۔ اب چند سال سے یہ مدرسہ بند کردیا گیا ہے ؛

## امۃ الحی لائبریری

مستورات کی تعلیم کیلئے صرف سکول کالج کھولدینے تک ہی کوشش کو محدود نہیں رکھا گیا۔ بلکہ ان کے اندر علمی شغف اور شوق کو پیدا کرنے کیلئے ایک لائبریری کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ وہ لائبریری امۃ الحی لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے اندر عورتوں کے مناسب حال نہایت اعلیٰ پایہ کی جدید اور قدیم کتابیں مہیا کی گئی ہیں۔

**لجنہ اماء اللہ** - یہ ظاہر ہے۔ کہ آجکل اشاعت تعلیم کیلئے باقاعدہ درسگاہوں کے علاوہ علمی ایسوسی ایشنز بھی بہت علمی مذاق پیدا کر رہی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں قادیان میں ایک ایسوسی ایشن قائم ہے۔ جس کا نام "لجنہ اماء اللہ" ہے یہ مرکز سلسلہ میں ہر طرح سے عورتوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہے۔ اور اس ایسوسی ایشن کے ذریعہ عورتوں کا علمی معیار بہت بلند ہو رہا ہے۔ اس نے علمی لیکچروں کا بھی انتظام کر رکھا ہے۔

## لجنہ کی شاخیں

لجنہ کے ذکر میں یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے۔ کہ صرف یہی نہیں۔ کہ مرکز ہی میں ایسوسی ایشن کا قیام ہے۔ بلکہ ملک بھر میں جہاں جہاں احمدی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ وہاں کی مستورات میں لجنہ کی شاخ قائم ہے۔

## احمدیہ ہوسٹل لاہور

اگرچہ یونیورسٹی ایکٹ ۱۹۰۴ء کی قیود کی وجہ سے جماعت احمدیہ تا حال کوئی کالج جاری نہیں کر سکی۔ لیکن پھر بھی ۱۹۱۵-۱۶ء سے لاہور میں ایک ہاسٹل کا انتظام رکھا ہوا ہے۔ اس میں اوسطاً تیس طلباء کی رہائش کا انتظام ہوتا ہے۔

## انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن

احمدی طلباء کی جن کی اوسطاً تعداد ایک سو کے قریب لاہور میں رہتی ہے۔ ایک ایسوسی ایشن قائم ہے۔ جو کہ ہاسٹل کے ساتھ ملحق ہے۔ اور ان کے زیر اہتمام بڑے بڑے اچھے علمی مذاکرے ہوتے رہتے ہیں۔ لاہور کالجوں میں مذہبی روح کو زندہ رکھنے والی یہی ایک ایسوسی ایشن ہے۔ اور اسی کے طفیل لاہور کے بے شمار ہندو مسلم طلباء کو اپنے اپنے مذہب کا علم حاصل ہوتا رہتا ہے۔

## متفرق کلاس قادیان

جماعت احمدیہ کی علمی مساعی میں سے متفرق کلاس کا انتظام ایک خاص ترقی تعلیم کے احساس کا اظہار ہے۔ دنیا میں باوجود باقاعدہ درسگاہوں کے اجراء کے بعض لوگ ضرور ایسے بھی رہ جاتے ہیں۔ جو ان درسگاہوں سے اپنی مخصوص معذوریوں کے باعث فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے حکومت جو کہ کسی قوم کی ہر قسم کی ترقی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے معذوروں کیلئے بھی کوئی انتظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھے۔ تاکہ وہ بھی علم کی نعمت۔ سے محروم نہ رہیں۔ اسی احساس ذمہ واری کے ماتحت قادیان میں صیغہ تعلیم و تربیت نے ایک " متفرق کلاس " کے نام سے مدرسہ جاری کر رکھا ہے۔ تاکہ جو لوگ باقاعدہ درسگاہوں کی پابندیوں پر پورے نہ اُتر سکتے ہوں۔ وہ اس مدرسہ میں داخل ہو کر علم حاصل کر سکیں۔ اس مدرسہ میں بھی ایک خاص تعداد طلباء کی تعلیم پاتی رہتی ہے۔ ان میں سے بعض نابینا بھی ہیں۔ کئی مولوی فاضل منشی فاضل کا امتحان کامیابی سے دے چکے ہیں۔

122

## صنعتی تعلیم کا کام

## درزی خانہ

صرف یہی نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے محض لکھت پڑھت سکھانے والی درسگاہوں کی طرف توجہ رکھی۔ بلکہ کسی حد تک ٹیکنیکل تعلیم کا بھی خیال ساتھ ساتھ رکھا ہے۔ اس کا اظہار " درزی خانہ قادیان " کے وجود سے ہوتا ہے۔ یہ درزی خانہ سنہ ۱۹۱۳ء سے قائم ہے۔ علاوہ دستکاری کے اس میں لکھت پڑھت بھی باقاعدہ سکھائی جاتی ہے۔ اس مدرسہ میں تین سال کا کورس ہے۔ طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد طالب علم ڈیڑھ دو روپیہ یومیہ کا کاریگر ہو جاتا ہے۔ اس درسگاہ سے اسوقت تک پچاس کے قریب طلباء فارغ ہو چکے ہیں۔ ایک یہاں سے فارغ ہو کر مزید تکمیل کیلئے ولایت چلا گیا۔ اور اب وہ ایک انگلش فرم لاہور میں دو صد روپیہ ماہوار بطور کٹر کے تنخواہ پا رہا ہے ؎

## (۲) مستری خانہ

سنہ ۱۹۱۰ء میں قادیان میں ایک " مستری خانہ " قائم کیا گیا تھا جس میں طالب علموں کو نجاری کا کام سکھایا جاتا تھا۔ یہ سکول تقریباً تین چار سال جاری رہا اور اس میں ہر سال تقریباً نصف درجن کے قریب طلباء کام سیکھتے رہے۔ بعد میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے یہ صنعتی سکول بند ہو گیا۔ اس میں بھی لکھت پڑھت سکھائی جاتی تھی۔ نیز طلباء کو وظیفہ دیا جاتا تھا ؎

## بیرونی درسگاہیں

مرکزی درسگاہوں کے علاوہ جماعت احمدیہ کے انتظام کے ماتحت ہمیشہ ہی کچھ نہ کچھ پرائمری۔ مڈل۔ نائٹ سکول باہر بھی جاری رہے ہیں۔ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء میں ان کی تعداد ستر سے لیکر اسی تک تھی۔ جو کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کی نگرانی کیلئے دو انسپکٹر تھے جن میں سے ایک گریجوایٹ تھا ؎

## سیالکوٹ گرلز مڈل سکول

سیالکوٹ میں لڑکیوں کا مڈل سکول ہے۔ جس کی عمارت پختہ اور نہایت خوبصورت ہے۔ اور بڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی سے چل رہا ہے۔ انسپکٹر بہت خوش ہے؛

## کاٹھگڑھ احمدیہ مڈل سکول

کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور میں ایک لڑکوں کا مڈل سکول ہے۔ جو کہ اپنے علاقہ میں تعلیم کا چرچا پھیلا رہا ہے؛

## احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں بھی ایک لڑکوں کے لئے مڈل سکول ہے۔ پہلے یہ ہائی تھا۔ مگر اب مڈل رہ گیا ہے؛

## پرائمری زنانہ اور مردانہ سکول

ان مڈل سکولوں کے علاوہ اس وقت پنجاب کے مختلف حصوں میں پرائمری۔ مردانہ اور زنانہ اور نائٹ سکول ہیں؛

## احمدیہ ہائی سکول گولڈکوسٹ مغربی افریقہ

اگرچہ اس مضمون کا تعلق زیادہ تر پنجاب کے اندر علمی مساعی سے ہے۔ لیکن یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ جماعت احمدیہ کی علمی مساعی صرف پنجاب یا ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہندوستان سے باہر دوسرے براعظموں میں بھی یہ جماعت کام کر رہی ہے۔ چنانچہ گولڈکوسٹ جو کہ مغربی افریقہ کا دارالخلافہ ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ نے ایک ہائی سکول قائم کیا ہُوا ہے۔ جو کئی سال سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اور ان جنگلی اور وحشیوں کو آدمیت کا سبق سکھا رہا ہے؛

## قاعدہ یسرنا القرآن

باقاعدہ درسگاہوں کے ذکر کے بعد میں پھر چند ایسی مساعی کا ذکر کرتا ہوں۔ جن سے جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کا علم ہو سکتا ہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑی علمی اور نادر خدمت "قاعدہ یسرنا القرآن" کی تصنیف ہے۔ جن لوگوں نے پرانے اردو عربی کے قاعدے پڑھے ہیں۔ انہیں معلوم ہے۔ کہ کس مشکل کے ساتھ اور کتنے لمبے عرصہ میں جاکر بچے کو الف، ب، ت یاد ہو سکتی تھی۔ اور پھر کس مشکل سے ایک حرف کو دوسرے سے ملانا۔ اعراب کا کام معلوم کرنا۔ اور تلفظ کرنا آتا تھا۔ یہ ایک مصیبت تھی۔ افسوس ہے۔ کہ میرا موضوع مجھے اجازت نہیں دیتا۔ ورنہ میں بتلاتا کہ کس طرح ۲ ب ت ث کی آسانی اور مشکل انسان کو صاحب علم۔ یا علم سے محروم کر دیتی تھی۔ یہ مشکل جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے حل ہوئی۔ اور ایک ایسا قاعدہ تیار کیا گیا۔ جس سے چھ مہینہ میں ہر شکل سے مشکل اردو، عربی۔ فارسی تلفظ باسانی پڑھنا آجاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف جیسی عظیم و ضخیم کتاب کو پانچ پانچ سال کے بچوں نے اس قاعدہ کی مدد سے چھ ماہ میں ختم کیا ہے۔ خود میری لڑکی نے پانچ سال کی عمر کے اندر اندر قرآن کریم اس قاعدہ کی وجہ سے بآسانی ختم کر لیا تھا۔ پس علمی دنیا پر احمدیہ جماعت کا یہ بھی ایک احسان عظیم ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے اُردو۔ فارسی جو کہ ہمارے صوبہ کی بلکہ سارے ہندوستان کی ملکی زبان ہے اس کا پڑھنا آسان ہو گیا ہے۔ اب جتنے رائج الوقت اُردو قاعدے بنائے گئے ہیں۔ سب اسی قاعدہ یسرنا القرآن کی نامکمل نقل ہیں +

123

## اخبارات و رسالے

مکتبوں اور مدرسوں کے علاوہ اس زمانہ میں رسالے اور اخبارات بہت کچھ علمی نشر و اشاعت کا موجب ہیں۔ جماعت احمدیہ کی جب سے بعثت ہوئی ہے۔ اس کے مرکز سے تقریباً ہمیشہ ہی نصف درجن کے قریب اخبار و رسالے جاری رہے ہیں۔ اس وقت بھی چھ اخبار و رسالے قادیان سے جاری ہیں۔ اور ان میں ایک عورتوں کا بھی اخبار ہے +

## صادق لائبریری

اشاعت علوم کے لئے کتب خانوں کا قیام ہمیشہ ضروری رہا ہے۔ اس قبیل میں بھی جماعت احمدیہ پیش پیش ہے۔ مرکز سلسلہ قادیان میں ایک ایسی شاندار لائبریری ہے۔ کہ مصر۔ استنبول۔ حیدرآباد دکن جیسی بے نظیر لائبریریوں کے پایہ کی ہے۔ اس میں بعض ایسے قلمی نسخے ہیں اور نادر کتابیں ہیں کہ دوسرے بڑے بڑے کتب خانوں میں شائد ہی ہوں +

## صیغہ تالیف و تصنیف

علم دوست جماعتوں کے اندر مصنفین اور مؤلفین کا ہونا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ نے مصنفین کا ایک خاص ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ جس میں مشرقی اور مغربی علوم کے فاضل کام کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ایسے ہی بخاری شریف جو قرآن کریم کے بعد مسلمانوں کے اندر دوسرے درجہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ ہو چکا ہے +

## بُک ڈپو

علمی مساعی کی تکمیل کے لئے تالیف و اشاعت کے انتظام کا ہونا ضروری امر ہے جماعت احمدیہ نے اس ضرورت کو محسوس کر کے قومی روپیہ سے بُک ڈپو قائم کیا ہُوا ہے جس میں کئی ہزار روپیہ بطور سرمایہ کے لگا ہُوا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیرۃ النبی کے جلسے

کسی ملک میں عام تعلیم پھیلانے کیلئے سکولوں اور کالجوں کے علاوہ علمی جلسوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جماعت احمدیہ ہر سال تاریخی مضمونوں کے ملک بھر میں جلسے کرتی ہے۔ جن میں بڑے بڑے قابل آدمی لیکچر دیتے ہیں۔ اور بلا تمیز مذہب و ملت سب اس میں شامل ہوتے ہیں بلکہ اپنے مضامین کی خوبی کی وجہ سے بہت سے غیر مسلم لوگ ان جلسوں کے موقعہ پر انعامات بھی حاصل کر چکے ہیں اس موقعہ پر الفضل اخبار کا "خاتم النبیینؐ نمبر" نکالا جاتا ہے۔ جس میں اس موضوع پر بہترین مضامین درج کر کے ایک نادر علمی مجموعہ تیار ہو رہا ہے۔

# مرکزی جلسہ سالانہ

ہر سال مرکز سلسلۂ قادیان میں ایک سالانہ جلسہ بھی ہوتا ہے جس میں جماعت کے امام اور چیدہ چیدہ فاضل نہایت باریک اور علمی مضامین پر لیکچر دیتے ہیں۔ اس جلسہ میں بیس ہزار سے زائد لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح دو تین دن کے اندر لوگ اس حد تک علوم سے مالامال ہو جاتے ہیں۔ کہ سکولوں اور کالجوں میں برسوں تک وہ علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ سکولوں کے ماسٹر اور کالجوں کے پروفیسر ان مضامین تک رسائی بھی نہیں رکھتے

# امتحانات کے سینٹرز

قادیان کے علمی شوق اور چرچے کا پتہ اس بات سے بھی ملتا ہے۔ کہ محکمہ تعلیم کی طرف سے یہاں بہت سے امتحانات کے سینٹرز مقرر ہیں۔ مثلاً مستورات کا مولوی۔ مولوی عالم کا امتحان یہاں ہوتا رہا ہے۔ ورنیکلر فائینل کا سینٹر ہے۔ میٹریکولیشن امتحان کا سینٹر ہے۔ السنہ شرقیہ کے امتحانات کا سینٹر ہے۔

# یونیورسٹی کمیشن اور ہرٹوگ کمیشن کی خدمت میں میمورنڈم

بعض لوگوں نے صرف یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ تعلیمی خدمات محض سکول۔ کالج۔ کھول دینے سے ہی سرانجام ہوتی ہے۔ مَیں نے جماعت احمدیہ کی مختلف علمی کارگزاریوں سے بتلایا ہے۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔ سکول۔ کالج۔ کھولنے کے سوا بھی بعض ایسے کام ہو سکتے ہیں۔ جن سے کسی ملک میں علوم کی اشاعت ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں اوپر گذر چکی ہیں۔ اب ایک اور اہم جماعت احمدیہ کی تعلیمی سعی کا ذکر کرتا ہوں۔ کسی کام کی یہ بھی بڑے پایہ کی خدمت ہوتی ہے۔ کہ اس کام کے متعلق صحیح مشورہ دیا جائے۔ اور صحیح طور پر اس کی رہنمائی کی جائے۔ انگریزی میں ضرب المثل ہے:-

"Well begun is half done"

واقعہ میں یہ سچی بات ہے۔ اگر کسی کام کے متعلق صحیح مشورہ ملجائے۔ تو وہ کام نصف تکمیل کے برابر ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سلسلہ میں بھی جماعت احمدیہ کا شاندار علمی کارنامہ پبلک کے سامنے ہے۔ حال ہی میں اس نے یونیورسٹی کمیشن کے سامنے ایک بہت Thoughtful (عالمانہ) میمورینڈم پیش کیا ہے جس میں یونیورسٹی کی اصلاح اور اس کے بسہولت چلنے کے لئے نہایت بیش بہا مشورے اور تجاویز ہیں۔ یہ میمورینڈم انتالیس صفحات فلسکیپ کاغذ پر ٹائپ شدہ ہے۔ اور اس میں ۹ سوالات پر نہایت سیر کن اور مدلّل بحث ہے۔ اسی طرح اس سے قبل ہر ٹوگ کمیشن کے سامنے جماعت احمدیہ کا ایک بہت مفید میمورنڈم پیش ہوا تھا۔ اور اسے ملک نے اس قدر پسند کیا تھا۔ کہ سول پائونیر مسلم آؤٹ لک وغیرہ اخبارات میں مکمل طور پر شائع ہوا ؎

۱۲۶

## اورئینٹل طلباء اور پنجاب یونیورسٹی

اورئینٹل طلباء کیلئے محض انگریزی کا امتحان پاس کر لینے سے انہیں گریجوایٹ کی سند مل جاتی ہے، عام طور پر مسلم طلباء ہی اس رعایت سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ ہندو احباب کی طرف سے ہمیشہ کوشش رہی ہے۔ کہ اس Bach door کو بند کیا جائے۔ لیکن اس دروازہ کو کھلا رکھنے کیلئے جہاں دوسرے مسلمانوں نے بہت کوشش کی ہے۔ جماعت احمدیہ بھی ان سے پیچھے نہیں رہی۔ چنانچہ اپریل ۱۹۲۵ء میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کر کے متعلقہ ذمہ دار لوگوں کو بھیجا گیا۔ ریزولیوشن کی نقل سے پہلے مجلس مشاورت کے متعلق اتنا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ اس میں جماعت احمدیہ کے ہندوستان بھر کے پانچ چھ صد کے قریب اہل الرائے نمائندگان شامل ہوتے ہیں۔ یہ جماعت کی ایک قسم کی پارلیمنٹ ہے۔ جس میں تمام اہم امور طے ہوتے ہیں۔ اس کا اجلاس ہر سال ایسٹر کی تعطیلات میں ہوتا ہے۔ ریزولیوشن حسب ذیل تھا :-

"اورینٹل طلباء کے متعلق پنجاب یونیورسٹی نے جو سہولتیں اور امتحان رکھے ہوئے ہیں۔ درخواست کی جائے۔ کہ انہیں قائم رکھا جائے۔ اور اس بارے میں وزیر تعلیم۔ ڈائریکٹر تعلیم اور رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کو ایک ریزولیوشن بھیجا جائے۔ منظور" دیکھو رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۶۲

الغرض جماعت احمدیہ کی تعلیمی مساعی گوناگون اور بے شمار ہیں۔ اختصار کے خیال سے صرف چند ایک کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ اگر علمی نقطہ نگاہ سے جماعت احمدیہ کی کارگزاریوں پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو اس کے ہر قدم اور ہر کام میں تعلیمی پہلو غالب نظر آئیگا۔ . . . . کیونکہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور اصل میں علوم کی حامل مذہبی جماعتیں ہی ہوا کرتی ہیں۔ ہمیشہ علوم مذہبی لوگوں کے ذریعہ سے پھیلے۔ آکسفورڈ۔ اور کیمبرج کا نام آجکل زبان زد ہو گیا ہے۔ لیکن اکثر لوگوں کو علم نہیں۔ کہ آکسفورڈ اور کیمبرج کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی مبانی مذہبی لوگ تھے۔ اصل میں یہ خانقاہیں تھیں۔ جو آجکل دنیا بھر میں علم و حکمت پر دلیل بن گئی ہیں۔ اسی طرح کیا تعجب ہے۔ بلکہ ہمیں تو یقین ہے۔ کہ قادیان کی یہ گمنام درسگاہیں کسی آنے والے وقت میں وہی شہرت پا جائینگی۔ جو اس زمانہ میں آکسفورڈ اور کیمبرج کو حاصل ہے۔ یا گذشتہ زمانہ میں قرطبہ۔ غرناطہ۔ بغداد اور یونان کو جو شہرت حاصل تھی۔ ایسا ہوگا۔ اور ضرور ایسا ہوگا۔ کہ الٰہی وعدے ضرور پورے ہو کر رہتے ہیں۔

وکان امر اللہ مفعولا۔

## تعلیمی اخراجات

ذیل میں سال رواں کے بجٹ سے تعلیمی اخراجات کی تفصیل درج کی جاتی ہے:-

| | عملہ | سائر | میزان |
|---|---|---|---|
| مرکزی دفتر تعلیم و تربیت | ۶۱۶۰ | ۱۶۲۷ | ۷۷۸۷ |
| جامعہ احمدیہ | ۷۶۶۹ | ۳۲۰ | ۷۹۸۹ |
| تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان | ۲۸۲۰۲ | ۶۹۰ | ۲۸۸۹۲ |
| بورڈنگ ہائی سکول " | ۱۴۹۷ | ۲۲۲ | ۱۷۱۹ |
| مدرسہ احمدیہ | ۱۱۰۷۴ | ۲۷۷ | ۱۱۳۵۱ |
| بورڈنگ مدرسہ احمدیہ | ۱۵۸۷ | ۲۳۰ | ۱۸۱۷ |
| نصرت گرلز سکول | ۳۶۶۹ | ۶۹۰ | ۴۳۵۹ |
| احمدیہ ہوسٹل لاہور | ۱۳۸۰ | ۱۸۷۰ | ۳۲۵۰ |
| میزان کل عملہ و سائر | | | ۵۷۱۶۴ |
| صیغہ وظائف تعلیمی | | | ۱۳۷۸۴ |
| کل میزان سالانہ | | | ۷۰۹۴۸ سالانہ |

یہ نقل ۳۳-۱۹۳۲ء کے بجٹ کی ہے۔ جو کہ مطبوعہ ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اب تک گذشتہ تیس چالیس سال میں کس قدر روپیہ تعلیم پر صرف کر چکی ہے۔ یہ بجٹ بھی صرف ان اخراجات کا ہے۔ جو کہ مرکزی خزانہ سے ادا ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ سیالکوٹ مڈل سکول۔ گھٹیالیاں مڈل سکول۔ کاٹھگڑھ مڈل سکول اور دو ایک درجن پرائمری سکول جو کہ بیرون جات میں واقع ہیں۔ ان کے اخراجات وہاں کی مقامی جماعتیں برداشت کر رہی ہیں؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن مجید کے آیات و سُور کے باہمی ربط و نظم پر نظر

125

بہ سلسلہ مئی ۱۹۳۴ء

(نمبر ۷)

## باب پنجم۔ سیاسی تدابیر اور ان کے جواب

یہ مضمون آیت ۷۳ سے شروع ہو کر گیارھویں رکوع تک چلا جاتا ہے۔ اس سے پہلے باب چہارم میں مخالفین نے قرآن حکیم پر مختلف اعتراضات اور شبہات کے ذریعہ گویا قلمی اور زبانی مقابلہ کیا تھا۔ چنانچہ دندان شکن جوابات دیکر انہیں پوری شکست دی گئی۔ اور فقط جوابوں پر ہی اکتفاء کیا گیا بلکہ علیٰ سبیل الترقی ان جوابوں کے بعد فطرت انسانی اور ان کے مدارج ارتقاء کا تذکرہ فرما کر ان قوانین کی ضرورت کو بھی ثابت کیا گیا۔ پس جب مخالفین اس تقریری مقابلہ میں ناکام ہو چکے تو اب دوسری دفعہ نئی طرز سے مقابلہ کے لئے میدان میں آ رہے ہیں۔ یہ مقابلہ بہ نسبت پہلے مقابلہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہے۔ کیونکہ اس کے لئے عملی کارروائیوں اور سیاسی تدبیروں کے آلات سے مسلح ہو رہے ہیں۔ چنانچہ وہ عملی تدابیر جو اس مقابلہ کیلئے کام لانے والے ہیں پانچ ہیں:۔

تدبیر اوّل:۔ وان کادوا لیفتنونک الآیۃ یعنی ایسی تدبیروں سے حامل قرآن کو بہکا دیں جن سے اس کی توجہ کتاب الٰہی کو نصب العین رکھنے سے ہٹ جائے اور اس کی اشاعت و تبلیغ میں مداہنت برتنے لگے۔

تدبیر دوم:۔ وان کادوا لیستفزونک الآیۃ یعنی کوئی ایسا قانون پاس کیا جائے جس سے مُسلم کو حقوق وطینت سے بیدخل کر کے اسے اپنی سلطنت سے خارج کر دیا جائے تاکہ اس کی مذہبی اشاعت و تبلیغ اور اس کی ملّی تحریک و پروپیگنڈا کا اثر ملک میں نہ پھیلے۔

تدبیر سوم:۔ فلسفیانہ سوالات اور مذہبی نکتہ چینیاں کی جائیں تاکہ اس ذریعہ سے مُسلم کی قوت ایمانی کو تذبذب و شکوک کا شکار کر کے کمزور کیا جائے۔ اس کا ذکر یسألونک عن الروح میں ہے۔

تدبیر چہارم:۔ اس کتاب کو کسی طرح مُسلم کے قبضۂ حفاظت سے نکال کر صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ ان کی اس تدبیر کا جواب ولئن شئنا لنذھبن میں دیا گیا ہے۔

تدبیر پنجم:۔ ان قوانین کے مقابل اپنے قوانین وضع کر کے مقابلہ کیا جائے۔ مگر یاد رہے کہ اس میں بھی ناکام رہیں گے۔ چنانچہ اس کا چیلنج قل لئن اجتمعت الانس والجن الخ کے ذریعہ دیا گیا۔

ناظرین ان آیات کے مضامین سمجھنے میں ذرا دقت نظر سے کام لیں۔ یہ آیات ان قوموں کے اصول طبعی پر روشنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو چھوڑو۔ Higher Criticism (علمی تنقید) کے زمانہ میں یوروپین محققین نے بھی اپنی تمام موشگافیوں کے باوجود قرآن کریم کو ایک بہت علمی پایہ کی کتاب مانا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہومر۔ شیکسپیر۔ ڈینٹے اور گوئٹے کے خیالات۔ ہیکلے۔ سپنسر یا سقراط اور بقراط کے مقالوں کو پڑھنے کا نام تو تحصیل علم قرار دیا جائے۔ لیکن قرآن کریم کو پڑھنا دائرہ علم سے باہر سمجھا جائے۔ اور عالم قرآن کو غیر تعلیم یافتہ گروہ میں شمار کیا جائے +

## جماعت احمدیہ کے ذریعہ علم قرآن کی اشاعت

جیسے کہ اوپر بتلایا گیا ہے۔ کہ قطع نظر اس کے کہ اہل باطن اور ربانی لوگوں کے نزدیک قرآن کریم کے اندر کیا کیا علمی غوامض، اسرار و حقائق ہیں۔ اہل ظواہر اور فلسفی لوگوں کے نزدیک بھی قرآن کریم کا علمی پایہ بہت بلند ہے۔ پس جماعت احمدیہ کا علمی میدان میں سب سے پہلا کارنامہ علم قرآن کی اشاعت ہے۔ بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اسّی سالہ عمر اس علمی کارنامہ میں صرف کی۔ آپؑ نے اسّی کے قریب فضائل القرآن کے مضمون پر مختلف ناموں سے کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے براہین احمدیہ۔ آئینہ کمالات اسلام اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا نام مثال کے طور پر درج کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں لاکھوں انسان جو حضرت مرزا صاحبؑ کے حلقہ اطاعت میں آئے۔ وہ اس علم قرآن سے براہ راست مالا مال ہوئے۔ اور پھر ان کے ذریعہ دوسرے لاکھوں انسانوں نے بھی اس علمی نعمت سے تمتع حاصل کیا۔ حقیقت یہی ہے۔ اور اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں میں جو بھی آج کل تعلیم قرآن کا چرچا ہے۔ وہ احمدیوں اور غیر احمدیوں دونوں میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل ہے +

حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کا درس قرآن ‑ حضرت مرزا صاحبؑ کی علم قرآن کی خدمت کے اجمال میں ایک تفصیل کا ذکر بھی کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کا درس قرآن ہے۔ حضرت مولوی صاحب ممدوحؓ حضرت مرزا صاحبؑ کے ایک ممتاز متبع تھے۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ کی وفات کے بعد ان کے پہلے جانشین بھی وہی مقرر ہوئے آپؓ نے سنہ ۱۸۹۲ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۴ء تک یعنی پورے بائیس تیئس سال تک درس قرآن کو روزانہ بلاناغہ جاری رکھا۔ آپؓ کے درس قرآن میں سینکڑوں طلباء ہر روز باقاعدہ کلاس کی صورت میں شامل ہوتے تھے۔ اور آپؓ سے علم قرآن سیکھتے تھے +

## حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا درس قرآن

حضرت مولوی نورالدینؓ کی وفات کے بعد حضرت مرزا صاحبؑ کے دوسرے جانشین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مقرر ہوئے۔ آپ بانیٔ سلسلۂ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارشد ہیں۔ حضرت مولوی صاحب ممدوح کی وفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈال رہی ہیں جن کا مقصد حیات دنیا کو حقیقی ترقی سے محروم رکھنا ہے۔ تاریخ جیسے اپنے اسباق گذشتہ کو دہراتی ہے۔ قوانین فرقانیہ بھی اپنے شواہد مصداق کو دہراتے ہیں آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے جو سازشیں قوانین الٰہیہ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے مقابل جماعتیں کر رہی تھیں۔ آج بھی انہیں کی مقلد جماعتیں اور تہذیب شیطنت کی شیدائی قومیں جو انسانی ارتقاء کے صحیح فلسفہ سے نابلد ہیں۔ وہی سازشیں کر رہی ہیں اور ٹھیک انہیں پانچ اصول پر۔

ناظرین دیدہ بصیرت کھول کر دیکھیں۔ آج یہی وہ موعود زمانہ ہے۔ جس کی عرصہ سے خبر دی گئی تھی اور اس کے پُرآشوب فتن سے ڈرایا گیا تھا۔ ٹھیک اسی وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حفاظت اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو قادیان میں مبعوث فرمایا۔ فالحمد للہ الذی صدق وعدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔

## عود الی المقصد

کفار قریش نے یہ پانچ تدبیریں اسلام کے مقابلہ کے لئے اختیار کیں۔ ان میں سے دو پہلی تدبیریں تو مشہور تاریخی واقعہ ہیں جن کا ذکر کتب تواریخ میں موجود ہے۔

**پہلی تدبیر**۔ وان کادوا لیفتنونک اس میں اشارہ قریش کے اس وفد کی طرف ہے جس کا ذکر ابن ہشام میں ہے، یعنی جب آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر قریش آپؐ کے دعوت اسلام کے کام کو روکنے میں کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے لالچ دیکر آپؐ کو اس کام سے روکنا چاہا اور آپؐ کی خدمت میں ایک وفد پہنچا کہ قرآن (شریف) میں آپ من دون اللہ معبودان کا ذکر چھوڑ دیں تو جو چیز آپ چاہیں دولت۔ عورت۔ حکومت وہ سب ہم حاضر کرنے کو تیار ہیں۔ مگر آپؐ نے اس لالچ کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھ کر ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

**دوسری تدبیر**۔ وان کادوا لیستفزونک من الارض جب کفار قریش پہلی تدبیر میں ناکام ہو چکے اور دجل و فریب سے مملو مصالحانہ پالیسی کارگر نہ ہو سکی تو اب انہوں نے آنحضرت صلعم کے خلاف دوسری تدبیر یہ نکالی کہ آپ سے خاموش مقابلہ کیا جائے یعنی تمام قبائل متفق ہو کر آپؐ سے اور آپؐ کے خاندان سے بائیکاٹ کر لیں تاکہ آپ اس ذریعہ سے تنگ آ کر اس سرزمین مکہ سے باہر نکل جائیں۔ چنانچہ اس غرض کیلئے ایک معاہدہ مرتب کر کے در کعبہ پر آویزاں کیا گیا۔ جس کے باعث آپؐ نے مجبور ہو کر شعب ابی طالب میں تین سال محصورانہ زندگی بسر کی۔ ان دو تدابیر کے تذکرہ کے بعد آیت ۷۳ لغایت ۸۴ میں ان دشمنان اسلام کی تمام تدابیر کو بیکار کرنیکا حربہ بتلایا جاتا ہے کہ وہ نظام صلوٰۃ اور دعا ہے۔ اسی نماز میں وہ زبردست نظام ملحوظ ہے۔ جس کے مقابل دنیا کی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ (دیکھو کمترین کا مضمون اسرار نماز بضمن تفسیر سورۃ النصر مندرجہ ریویو ستمبر ۱۹۳۱ء)

**مخالفین کی تیسری تدبیر کا جواب**۔ یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی الآیۃ کفار جب پہلی دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاسی سازشوں اور عملی کارروائیوں میں ناکام ہوچکے تو اب حملۂ اسلام کے لئے ایک تیسری نئی تدبیر علمی حربہ کی عمل میں لارہے ہیں۔ مگر چونکہ اس امی قوم کا دماغ ایسے علمی سلاح کے بنانے کے قابل نہیں تھا۔ اس لئے یہ ہتھیار ایک ایسی قوم سے لیتے ہیں۔ جو مدتوں سے مدمقابل اور حریف جماعت انبیاء علیہم السلام رہی ہے یعنی یہود۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر وغیرہ میں ہے کہ قریش نے یہ سوال یہود سے سیکھا تھا۔ چونکہ بائیبل کی رو سے اہل کتاب روح کی پیشگوئی کے بارہ میں ایک سخت عقدہ میں پڑے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے اسے لاینحل عقدہ سمجھ کر پیش کیا۔ کمترین ایک گذشتہ مضمون میں اس موضوع پر کہ "روح کے متعلق سوال کیوں ہوا" ریویو نومبر ۱۹۳۱ء میں مفصل بحث لکھ چکا ہے۔ اس موقعہ پر ناظرین اسے پیش نظر رکھ لیں ؏

126

**مخالفین کی چوتھی تدبیر کا جواب۔** ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک ثم لا تجد لك به علینا وکیلا (آیت ۸۶) الا رحمة من ربك ان فضله کان علیك کبیرا (آیت ۸۷) (ترجمہ) اور اگر ہم چاہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔ تو جو کچھ ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اسے لیجائیں پھر تجھے اس کے لئے ہمارے مقابلہ میں کوئی بھی حمایتی نہ ملے۔ مگر یہ تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے۔ بیشک اس کا فضل تجھ پر بڑا ہے۔

یہ مخالفین کی چوتھی سازش کا جواب ہے جو انہوں نے قرآن مجید کے مٹانے کے متعلق کی تھی جس کا ذکر دوسری جگہ یوں آیا ہے۔ وقل انی انا النذیر المبین کما انزلنا علی المقتسمین الذی جعلوا القرآن عضین (الحجر ۸۹ تا ۹۱) ترجمہ۔ اور کہو میں کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں۔ جس طرح ہم نے قسمیں کھانے والوں پر (عذاب) اُتارا جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کرلیا (اور ہر حصہ کو مٹانے کا ہر شخص نے اپنے ذمہ عہد لیا)۔ جن شخصوں نے اس سازش میں حصہ لیا تھا ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) اسود بن یغوث۔ (۲) اسود بن المطلب۔ (۳) عاص بن وائل۔ (۴) حارث بن قیس۔ (۵) ولید بن مغیرہ۔ چنانچہ وہ سب ایک ہی رات میں ہلاک ہوئے (فتح الباری ج ۸ صفحہ ۲۶۷)

خلاصہ جواب یہ کہ ان کی سازشیں بے کار ہیں۔ ان تدابیر سے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ہم نے قرآن مجید کا نظام تحفظ نہایت ہی مضبوط قائم کیا ہے۔ چنانچہ اس کے تحفظ کا وعدہ متعدد مواقع میں مذکور ہوا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر ۹) ؎ ہم نے ہی قرآن کو اُتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں۔

ان علینا جمعه وقرآنه (القیامة ۱۷) ؎ ہمارے ذمے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہے۔

بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ (البروج) ؎ بلکہ یہ بزرگی والا قرآن ہے جو دل کی محفوظ تختی میں ہے۔

ان ارشادات میں تصریح ہے کہ قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو دنیا میں ہمیشہ کیلئے محفوظ رہیگی اسے نہ تو دستبرد انسانی مٹاسکے گی۔ اور نہ آئندہ وحی اس کی تنسیخ وترمیم کریگی۔ رہا یہ سوال کہ اس وحی کو دستبرد اغیار اور تنسیخ وتبدیل سے محفوظ رکھنے کی کیا وجہ؟ آپ سے پہلے انبیاء کی شریعتیں اس شرف سے کیوں محروم رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس کا جواب آگے یوں دیا گیا ان فضله کان علیك کبیرا۔ یعنی چونکہ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے۔ اس لئے کہ آپؐ کو خاتم الانبیاء کے منصب پر مبعوث کیا گیا ہے۔ لہٰذا آپؐ کی وحی بھی خاتم الوحی ہونا ضروری تھی۔ اور پھر اس کا محفوظ ہونا بھی لازمی تھا۔ تاکہ دنیا کے ہر ایک گوشہ میں پھیل سکے۔ اور مختلف اقوام عالم کی آئندہ نسلوں کے لئے دستور العمل بن سکے۔ اور یہ شبہ کہ پہلی کتب کی حفاظت کیوں نہ کی گئی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ دنیا کی ترقی دفعتہً نہیں بلکہ تدریجاً ہوئی ہے۔ ابتدائی زمانہ میں مختلف اقوام کے وسائل اتحاد آجکل کی طرح نہیں تھے۔ اُس وقت ان تمام اقوام کی طرف ایک کتاب نہیں بھیجی جاسکتی تھی۔ نیز روحانی حالت بھی اس وقت ابتدائی منازل سے گذر رہی تھی۔ پس ضرور تھا کہ اس وقت کی ضروریات کے مطابق ہر ایک علاقہ میں الگ نبی اور علیحدہ کتاب بھیجی جاتی۔ اور چونکہ ان ابتدائی کتب نے بہر حال انسان کی ترقی کے ساتھ ساتھ تبدیل ہونا تھا۔ اس لئے ان کی حفاظت کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

## مخالفین کی پانچویں تدبیر کا جواب

| | |
|---|---|
| قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یأتوا | کہدو اگر انسان اور جن[1] اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ |
| بمثل ھٰذا القراٰن لا یأتون بمثله | کہ اس قرآن کی نظیر بنا لائیں تو اس کی نظیر نہ لا سکینگے |
| ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا ﴿۸۸﴾ | اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ |

مخالفین کی پانچویں تدبیر یہ ہے۔ کہ قوانین قرآن کے مقابل اپنے قوانین وضع کر کے مقابلہ کیا جائے جس کے جواب میں انہیں چیلنج دیا گیا۔ چنانچہ دنیا اس چیلنج کا جواب نہ اب تک دے سکی اور نہ آئندہ دے سکتی ہے۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں اپنی شکست کا اعتراف کر چکی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو اسلام کے آنے کے بعد بہت سے قوانین اس کی مخالف جانب بنائے گئے۔ لیکن جوں جوں دنیا ترقی کرتی گئی اسی نقطہ پر پہنچتی گئی جس کا اعلان اسلام نے اوّل ہی مرتبہ میں کیا تھا۔ مثلاً شراب کو اسلام نے بدترین چیز ٹھیرایا تھا اور دنیا نے اسے اعلیٰ ترین سمجھا۔ لیکن جب کام کا وقت آیا اور جنگ عظیم شروع ہوئی تو فرانس ایسی عیاش سلطنت نے اسے فوجی زندگی کے لئے منع کیا۔ امریکہ نے اس کے خلاف جہاد شروع کیا۔ اور آجکل انگلستان[2] میں بھی

---

[1] جنوں کو چیلنج میں شامل کرنے میں یہ حکمت ہے کہ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ کسی زمانہ میں ایک ایسی قوم نکل کھڑی ہوگی جو قبل ازیں دنیائے قدیم سے پوشیدہ تھی (جن بمعنی پوشیدہ) وہ قوم جزائر اور پہاڑوں میں رہنے والی ہوگی (جن پہاڑی لوگوں کو بھی کہتے ہیں) یہ قوم یاجوج اور ماجوج کی ہوگی جو آگ سے بکثرت کام لینے کے باعث اس نام سے نامزد ہوگی۔ جیسا کہ جنوں کی پیدائش آگ سے ہے ایسا ہی ان کی قومی اور مذہبی پیدائش بھی آگ سے ہوگی۔ قومی تو یوں کہ ان کے تمام دنیاوی کاروبار کا مدار آگ پر ہوگا۔ اور مذہبی یوں کہ ان کا عقیدہ تثلیث اور صلیب پرستی زرتشتی مذہب آتش پرستی سے ماخوذ ہوگا۔ آیت میں اشارہ ہے کہ یہ قوم نکل کر قرآن مجید کے مقابل اپنی کتاب انجیل کو پیش کریگی اور اس کا مقابلہ قرآن سے کریگی لیکن یقیناً وہ اس مقابلہ میں ناکام رہیگی۔ لا یأتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا۔ ۱۲ منہ

[2] اس کی کامیابی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ صرف لنڈن کونٹی میں ۱۸۸۲ لائسنس شراب خانوں کے کم ہو گئے ۱۲ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے خلاف بڑی جد وجہد جاری ہے۔ اسلام چونکہ عملی مذہب اور تمام دنیا کا فطری قانون ہے۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس ام الخبائث سے کیا کیا مضار پیدا ہونگے اور اسکے باعث کام کرنے میں کیا کیا تکالیف پیش آئینگی اس لئے اس نے پہلے ہی سے حرام قرار دیا۔

127

دوسری مثال تعدد ازدواج کا مسئلہ ہے۔ جس کے متعلق اسلام کو مطعون اور بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ ہر ہرزہ درا اس کے خلاف زبان درازی کر رہا تھا۔ جنگ عظیم نے صاف کر دیا کہ جنگجو قوم کی بہبودی تعدد ہی میں ہے ورنہ بیواؤں کا والی کون ہوگا۔ ان کے جذبات طبعی کس طرح پورے ہوسکیں گے۔ اور ازدیاد نسل کا مسئلہ کس طرح حل ہوگا۔ چنانچہ آخر مشاہیر یورپ[۱] نے اس بارہ میں اسلامی قانون کی حقانیت کا اعتراف کر لیا۔ اور اب یورپ میں یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ ایک سے زیادہ شادیوں کو جائز قرار دینے کے لئے قانون[۲] پاس ہونا چاہیئے۔ اور ہندوازم نے جب اس فطری قانون ربانی سے انحراف کیا تو اسے پھر ایک ایسے فحش ترین حیاکش حیلے (نیوگ) کی اختراع کرنی پڑی جو انسانی زندگی کے لئے موت سے بدتر ہے۔

---

[۱] کچھ عرصہ ہوا کہ پروفیسر گیڈیس نے جن کا شمار اسوقت یورپ کے مشاہیر علمائے علم المعاشرت میں ہے۔ گلفرڈ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "اس وقت یورپ کا سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ اس میں ایک کروڑ بے شوہر عورتیں ہیں" اور جرمنی کا ڈاکٹر بیشل اپنے بیان میں لکھتا ہے کہ اگر فلاحین وغیرہ کو اجازت نہ دیگئی کہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں کریں تو جرمنی میں چالیس فیصدی عورتیں بن بیاہی رہ جائینگی۔ اس نے حساب لگایا ہے کہ اس وقت عورتوں کی تعداد مردوں سے ۱۵ ملین زیادہ ہے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں یہ زیادتی صرف پانچ یا چھ ملین اس حساب سے تھی

| | |
|---|---|
| انگلستان | ۱۳۳۳۰۰۰ |
| جرمن | ۴۵۰۰۰۰ |
| روس | ۷۰۰۰۰۰ |
| فرانس وغیرہ | ۵۰۰۰۰۰ |

لیکن سنہ ۱۹۲۰ء میں اس میں بہت اضافہ ہوگیا اور روس اور جرمنی میں کم از کم ۲۵۰۰۰۰ عورتیں زیادہ ہیں انگلستان میں ۲۰۰۰۰۰ اور اٹلی میں ½۴ ملین۔

یہ تو یورپ ایسے مہذب ملک کی حالت ہے۔ ہندوستان کی حالت اس سے بدتر ہے۔ چنانچہ یہاں کی تعداد بیوگان بروئے مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء ۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ۳۴ ہزار ۸۳۸ ہے۔ ٹرکی کی فہرست مردم شماری سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مردوں کی تعداد ۶۵ لاکھ ۸۴ ہزار ۴۷۴ ہے۔ اور عورتوں کی تعداد ۷۰ لاکھ ۷۵ ہزار ۸۰۱ ہے۔ گویا مردوں سے عورتوں کی تعداد بقدر ۴ لاکھ ۹۱ ہزار ۳۲۷ زیادہ ہے۔ ۱۲ منہ

[۲] بلکہ دار العوام لنڈن کے ایک ممبر سر ایچ سیلسر تو یہانتک کہتے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی ایسا مسودہ قانون پیش نہ ہو جو دو بیویاں رکھنے پر مجبور کرے۔ ۱۲ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیٰ ہذا القیاس مسئلہ طلاق بھی اسلام پر نکتہ چینی کا باعث تھا مگر اب نگاہ حریف اس سے پلٹ گئی جب اس نے دیکھا کہ امریکہ ایسی مہذّب سلطنت میں طلاق کی شرح رفتار کس اوج پر ہے[۲]۔ غرض قرآن کے خلاف قوانین بناؤ۔ اور انہیں رائج کرکے دیکھو۔ یقیناً بعد تجربہ تمہیں وہ غلط معلوم ہونگے۔ اور آخر اسی نقطہ پر پہنچو گے جس پر اسلام کا پہلا قدم ہے۔ اس لئے کہ وحی تعلیم عقول انسانی کے اعلیٰ مدارج کو . . . مدّ نظر رکھ کر دیجاتی ہے۔ تو کوئی تعجب نہیں کہ عقلمند جس نقطے پر تیرہ سو[۳] سال بعد پہنچیں وہ اسلام کا پہلا قدم ہو۔ (باقی آئندہ)

# فتاوئ تکفیر بے حقیقت ہیں

## ایک تبلیغی خط

عزیزم مکرم! السّلام علیکم۔ آپ کی تحریر مورخہ ۳/۱۱/۳۳ موصول ہوئی۔ میں نے اُس کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا۔ ضروری اور جواب طلب باتوں کا حتی الامکان مختصر جواب عرض کرتا ہوں۔ مگر بنظر سہولت آپ کی عبارت کو بلفظ **قولکم** اور اپنی تحریر کو بلفظ **اقول** درج کرونگا۔

**قولکم** ہر فریق اپنے آپ کو راہ راست پر جانتا ہے۔ انصاف سے کام نہیں لیا جاتا۔ **اقول** یہ بالکل سچ ہے کہ ہر فریق اپنے آپ کو راہ راست پر جانتا ہے اور دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ انصاف سے کام نہیں لیتے مگر خدا تعالیٰ کے ایسے نیک بندے بھی ہیں (گو تھوڑے ہیں) جو فرقہ پرستی نہیں کرتے بلکہ حق پرستی اُن کا شعار ہوتا ہے اس لئے جب تلاش و تحقیق کے بعد اُنپر حق کُھل جاتا ہے تو پھر وہ تمام تعلقات دنیویہ کو چھوڑ کر مردانہ وار حق کو قبول کر لیتے ہیں۔ **قولکم** میرے ذمہ کوئی تبلیغی کام نہیں ہے نہ میں اسقدر استعداد علمی رکھتا ہوں۔ **اقول** ازروئے شریعت محمدیہ تبلیغ اسلام ہر مسلمان کے فرائض میں سے ہے۔ اور ہر مسلمان

---

سے[۱] آج سے بیشتر ہندو دھرم کے پرستاروں کا بھی یہ دعویٰ تھا کہ ہمارے ہاں عورت مرد کا تعلق اٹوٹ (نہ ٹوٹنے والا) ہے جو ساتہ جنموں تک نہیں ٹوٹ سکتا۔ مگر اب وہ بھی اسلامی قانون کی پُر شوکت صداقت سے مرعوب ہو کر اعتراف کر رہے ہیں کہ ہماری شاستروں میں بھی طلاق کی اجازت موجود ہے۔ چنانچہ ماڈرن ریویو میں ایک مفصل مضمون اس بارہ میں شائع ہُوا ہے۔ جس کا ترجمہ اخبار پرتاب لاہور (۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۸ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اخبار بندے ماترم (۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۲۸ء) میں "ہندو شاستروں میں طلاق کی اجازت ہے" کے عنوان سے مسٹر کے ایم منشی ممبر بمبئی کونسل کی تقریر کا اقتباس دیا ہے۔ اس نے کہا کہ "ہندو شاستروں میں درج ہے کہ عورت اور خاوند باہمی رضا مندی سے ایک دوسرے کو طلاق دے سکتے ہیں۔" ۱۲ منہ

سے[۲] اس کا اندازہ اس سے لگاؤ کہ صرف شہر شکاگو (امریکہ) میں فقط ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء میں ۸۰۰۰ طلاقیں دی گئیں۔ ۱۲ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پاک ڈیوٹی کو انجام دینے کے لئے اپنی استعداد علمی و عقلی کے مطابق ذمہ وار ہے۔ **قولکم** پوری آیت نقل نہیں فرمائی ممکن تھا کوئی لفظ جھگڑا کرنے کا بھی نکل آتا خیر مجھ کو مناظرہ نہیں کرنا۔ **اقول** آیت کا حوالہ لکھدیا تھا آپ قرآن شریف میں خود دیکھ سکتے تھے۔ **قولکم** میں نے رضا صاحب کی تحریک پر اپنے خیال کے مطابق ان اعتراضات کی تردید دیکھنی چاہی تھی کہ جو مرزاجی کے خلاف قائم ہیں اور اُن پر مسئلہ تکفیر جاری ہوا ہے۔ **اقول** آپ کا حق ہے کہ اُن اعتراضات کو جو مکفرین علماء نے موجبات کفر قرار دیئے ہیں احمدیوں کے سامنے پیش کریں اور اُن کا جواب طلب کریں احمدیوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ احمدی تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اعتراض کرنیکا طریقہ مہذبانہ ہو اور اعتراض نیک نیتی کے ساتھ کیا جائے اور پھر وہ اعتراض خود معترض کے کسی مسلمہ نبی یا ولی پر نہ پڑتا ہو۔ مکفرین نے جو موجبات تکفیر حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے فتووں میں درج کیئے ہیں اُن کے متعلق انصاف اور ایمانداری سے تحقیق کی جائے۔ اس موقع پر مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ بعض اکابر اہل سُنّت کے اقوال کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں تاکہ آپ کو بیجا اعتراضات سے بچنے کا موقع ملے +

128

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب الیواقیت۔ والجواہر فی بیان عقائد الاکابر جلد دویم صفحہ ۱۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں:

"البحث الثامن والخمسون فی بیان عدم تکفیر احد من اھل القبلۃ بذنبہ او ببدعۃ وبیان ان ما ورد فی تکفیرھم منسوخ او مؤول او تغلیظ وتشدید کقولہ تعالٰی ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاؤلٓئک ھم الکٰفرون"

مَیں بنظر اختصار صرف خلاصہ عرض کرتا اور اُردو ترجمہ نقل کر دیتا ہوں:۔

"کہا ابن عباس وغیرہ نے کہ اس آیت میں جس کفر کو مراد لیا گیا ہے وہ کفر اسلام سے نہیں نکالتا.... کہا شیخ عزالدین بن سلام وغیرہ نے کہ تحقیق شیخ ابوالحسن اشعری مرنے سے قبل کسی اہل قبلہ کے کافر کہنے سے باز آگئے تھے.... کہا شیخ کمال الدین بن ابی شریف نے کہ جو کوئی ہم اہل سُنّت جماعت سے اس امر کا قائل ہے کہ لازم مذہب مذہب ہے اس نے ایسے بدعتیوں کو کافر قرار دیا ہے جن کے مذہب کے ساتھ لازم ہے.... کہا کمال نے صحیح یہ ہے کہ لازم مذہب مذہب نہیں ہے اور بمجرد لزوم کفر سے کفر عائد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ لزوم غیر ہے التزام کا۔ اور مواقف میں ہے کہ اہل مذہب کو علم ہو کہ میرے مذہب کے ساتھ کفر لازم ہے اور باوجود اس علم کے اپنے مذہب پر قائم رہے تو وہ اہل مذہب کافر ہے اور اس کا نام التزام کفر ہے اور جس اہل مذہب کے ساتھ کفر لازم ہو اور اہل مذہب کو اپنے مذہب کے لزوم بکفر ہونے کا علم نہ ہو تو وہ کافر نہیں ہوتا۔ اور اس کا نام لزوم کفر ہے.... اور تحقیق ذکر کیا ہے شیخ ابوطاہر قزوینی نے اپنی کتاب سراج العقول میں.... پس مناسب نہیں ہے مسلمان کو کہ کافر قرار دے کسی ایسے فرقۂ اہل اسلام کو جو شاہراہ اسلام سے بہکا ہوا ہو۔ تاوقتیکہ وہ فرقہ احکام اہل اسلام کا معتقد اور اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متدین باسلام ہونے کا معترف ہو"۔ ۔ ۔ کما قرر بینی نے ظاہر ہے کہ کفر ضد ہے ایمان کی کما خداوند عالم نے بعض لوگوں میں سے وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور بعض لوگوں میں سے وہ ہیں جو کافر ہیں۔ اور ایمان تصدیق رسول و احکام رسول اور کفر تکذیب ہے۔ اس لئے کہ کفر مخالفت نص قطعی الصدور اور مخالفت اجماع ہے۔ اور یہ ہر دو مخالفتیں تکذیب ہے رسول کی اور پھر تکذیب منقسم ہوتی ہے چار قسموں پر پہلی تکذیب یہود و نصاریٰ کی ۔ ۔ ۔ ۔ دویم تکذیب نبوت کے منکروں کی اور یہ لوگ بطریق اولیٰ کافر ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور تکذیب سوم کی معتقد ایسی قوم ہے جنہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی لیکن وہ معتقد ہیں اس امر کے کہ سب وہ خبریں جن کے پیغمبر مخبر ہوتے ہیں اپنی شریعتوں میں منکر نکیر اور حشر و نشر اور مثل ان کے وہ بنا بر بھلائی مخلوق کے ہوتی ہیں۔ اور یہ لوگ فلاسفہ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ قسم چہارم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے تصدیق کی پیغمبروں کی ان کے حکم میں لیکن خطا کی انہوں نے تاویل میں باوجود ہونے ان کے اہل قبلہ سے مثل معتزلہ اور نجاریہ اور روافض و خوارج اور مشبہ اور مثل ان کے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اماموں نے آیا خطا کرنا تاویل میں حد تکفیر کو پہنچا کر مخطی فی التاویل کو کافر کر دیتا ہے یا نہیں۔ پس ہو گئے ہیں اس میں اماموں کے دو گروہ۔ پہلا فرقہ[۱] گمان کرتا ہے کہ جس کسی نے مخالفت کی حکم رسول کی۔ جس کا رسول نے حکم دیا ہو پس وہ جھٹلانے والا ہے رسول کا۔ برابر ہے کہ یہ انکار محض انکار سے ہو یا بوجہ خطا کے تاویل میں اور ایسے اشخاص پر احکام کفر جاری کرتے ہیں اور اس اعتقاد والے ائمہ امتیاز نہیں کرتے درمیان حد سے گذرنے والوں اور درمیانہ روش والے لوگوں کے اور ان اماموں نے تنگ کر دیا ہے رحمت خدا کو باوجود وسیع ہونے رحمت خدا کے اور نہیں تابعداری کی ان اماموں کی جمہور علماء و خلفاء نے اور جائز نہیں سمجھا جمہور علماء و خلفا نے خونریزی جماعت اہل قبلہ کو اور نہ انکے مال لوٹنے اور ہتک عزت کا حکم دیا ہے بلکہ جاری کرتے ہیں جمہور علماء و خلفا ایسی جماعت اہل قبلہ پر احکام اہل اسلام ہمارے زمانہ تک بوجہ داخل ہونے ان لوگوں کے اس جماعت میں جن پر اسم مسلمین صادق آتا ہے حالانکہ یہ لوگ اُمت مقبولہ میں شمار ہیں سوائے شک کے پس جس کسی نے ان کو کافر کہا ہے پس اس نے ظلم و تعدی کی ۔ ۔ ۔ ۔ اور جس طرف ہے رائے جمہور علماء کی وہ ساتھ عمل اور قبول کے بہت بہتر ہے اس لئے کہ مقامات نزاع میں فرق کرنا مشکل ہے اکثر لوگوں میں اور کس طرح قتل کیا جاتا ہے ایسا شخص جو کہے میرا رب اللہ اور نبی محمد مصطفےٰ ہے اور وہ شخص ایمان رکھتا ہو قیامت اور حساب قیامت پر اور خدا بہت اچھا جاننے والا ہے۔ گروہ دویم اماموں سے وہ ہیں جو روکتے ہیں تکفیر تاویل کرنے والوں سے اور کسی کو تاویل کرنے والوں سے کافر اور جھٹلانے والا پیغمبروں کا نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ تاویل کنندگان کفار کی طرح جھٹلانے والے پیغمبروں کے ہوتے تو تاویل کی طرف اعتنا نہ کرتے بلکہ تاویل سے رُخ گردانی کرتے پس رجوع کرنا ان کا طرف تاویل کے مشعر ہے اس بات پر کہ انہوں نے احکام رسول کو

[۱] اس فرقہ میں مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی و اتباعہ داخل ہیں۔ (از راقم خط ہذا)

12.9
Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبول کیا اور اس کی تصدیق کی..... کہا خطابی نے کہ دلیل ان لوگوں کی جو کافر نہیں کہتے تاویل کرنیوالوں کو یہ کہ تحقیق ثابت ہے حفاظت ان کے خون اور مال کی ساتھ کہنے اُن کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور نہیں ثابت ہوا ہم کو کہ خطا کرنا تاویل میں کفر ہے اور اگر تو نہ تسلیم کرے تو پس ضرورت ہے دلیل کی ان کو کافر قرار دینے میں قرآن و حدیث یا اجماع یا قیاس صحیح سے جو ماخوذ ہو قرآن حدیث یا اجماع سے اور نہیں ملتی ہم کو ایسی دلیل ..... اور ابو المحاسن وغیرہ جمیع علماء بغداد فرماتے تھے کوئی شخص اہل مذاہب اسلامیہ سے کافر نہیں ہے اس لئے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے جو کوئی ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور ہمارے ذبیحہ کو کھائے پس اس کے لئے تمام وہ باتیں ہیں جو ہمارے لئے ہیں اور وہ تمام ان امور کا متحمل ہے جن کے ہم متحمل ہیں۔ میں عبد الوہاب کہتا ہوں کہ تحقیق دیکھا میں نے ایک سوال دستخطی شیخ شہاب الدین اوزعی صاحب قونیکا جو بھیجا تھا انہوں نے طرف شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ کے کہ کیا فرماتے ہیں ہمارے سردار اور آقا شیخ الاسلام تکفیر اہل اہواء اور بدعت میں پس شیخ الاسلام نے ان کی طرف لکھا۔ جان تو اے بھائی ہمیں اور تمہیں خدا توفیق خیر دے اہل اسلام کی تکفیر کی طرف متوجہ ہونا سخت بُرا ہے اور جس کے دل میں ایمان ہے بھاری اور بڑا سمجھتا ہے حکم دینا ساتھ تکفیر اہل اہواء اور بدعت کے باوجود کہنے ان کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس لئے کہ تکفیر اہل اسلام سخت خطرناک کام ہے..... فرماتے تھے امام محمد بن زاہر سرخسی جو ممتاز صحابہ شیخ ابو الحسن اشعری سے تھے کہ شیخ ابو الحسن اشعری نے اپنی وفات کے وقت میرے مکان میں مجھے حکم دیا اپنے تمام صحابہ جمع کرنیکا۔ پھر فرمایا کہ گواہ رہو تم اس بات پر کہ میں کسی اہل قبلہ کو بوجہ گناہ کے کافر نہیں کہتا کیونکہ وہ سب کے سب اشارہ کرتے ہیں طرف معبود واحد کے اور اسلام میں وہ سب داخل ہیں۔ پس دیکھو کہ کس طرح ان سب کو انہوں نے مسلمین سے موسوم کیا ہے۔ خبر دی مجھے ہمارے شیخ امام عالم محدث شیخ امین الدین امام جامع مسجد عمری دار الخلافہ مصر نے کہ ایک شخص مرتکب ہوا ایسی عبارت کا توحید میں جو ظاہر اُس عبارت کا مخالف تھا شریعت سے پس منعقد ہوئی واسطے اس شخص کے مجلس علماء کی روبرو بادشاہ مصر کے۔ پس علماء نے اس شخص کے کفر کا فتویٰ دیا اور شیخ جلال الدین محلی اُس مجلس میں موجود نہ تھے پس شیخ جلال الدین تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے کہا کس نے فتویٰ دیا ہے اس شخص کے قتل کرنیکا پس فرمایا شیخ الاسلام بلقینی اور ایک جماعت علماء نے ہم نے اس شخص کے قتل کا حکم دیا ہے پس فرمایا انہوں نے کیا دلیل ہے تمہاری اس شخص کے قتل میں پس فرمایا شیخ صالح نے کہ اسی طرح فتویٰ دیا تھا میرے والد شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی نے ایسے جرم میں۔ پس فرمایا شیخ جلال الدین نے کیا تم قتل کرتے ہو ایسے مسلمان موحد کو جو خدا کو اپنا رب اور محمد مصطفےٰ صلعم کو اپنا رسول مانتا ہے ساتھ اس فتویٰ اپنے والد کے پھر شیخ جلال الدین نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر اُس کو سولی سے اتار لیا۔ اور کسی کو اُن کی مخالفت پر جرأت نہ ہوئی..... امام غزالی

عزیزم! دیکھئے حضرت شیخ جلال الدین محلی نے بیدلیل فتویٰ کو کیسا بے حقیقت سمجھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے تھے کہ بہت بھاری گناہ ہے کسی عالم کو خطا کی نسبت دینا بغیر ان کے مقصد کے اور حل کرنے میں ان کے
... ... ... ... ... کلام کے ایسی تاویل پر جو انہیں پسند نہیں ...... اور فرمایا شیخ الاسلام مخزومی
نے تحقیق نص فرمائی ہے۔ امام شافعی نے کافر ہونے میں اہل اہواء کے اپنے رسالہ میں پس فرمایا انہوں نے
نہیں کافر کہتا میں اہل اہواء کو اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں کافر کہتا میں اہل قبلہ کو بوجہ گناہ کے اور ایک
روایت میں ہے کہ فرمایا انہوں نے نہیں کافر کہتا میں اہل تاویل کو جو مخالف ہو ظاہر کے بوجہ گناہ کے۔ فرمایا مخزومی
نے مراد امام شافعی کی ساتھ اہل اہواء کے اصحاب تاویل محتمل ہیں۔ مثل معتزلہ اور مرجیہ کے اور ارادہ کیا امام
شافعی نے اہل قبلہ سے اہل توحید کو۔ پس اس بحث میں میری تقریر سے اے بھائی تو نے سمجھ لیا کہ جمیع علماء دیندار
تمام اہل قبلہ کی تکفیر سے بوجہ گناہ کے امساک فرماتے تھے پس تو بھی ان کی ہدایت پر کار بند ہو" (منقول
از تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین مؤلفہ مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی احمدی و نصیحۃ المنحرفین
عن ولاء امیر المومنین مطبوعہ حسن سٹیم پریس لاہور مؤلفہ فاضل شیعہ مذہب صفحہ ۹۷-۹۸ ملتقطاً)

علامہ شیخ ابن تیمیہ جن کی اتباع کا تمام اہلحدیث دم بھرتے ہیں یوں لکھتے ہیں "لو افتی مائۃ عالم
الا واحد بکلمۃ کفر صریحۃ مجمع علیہا وقال عالم واحد بخلافہ او لٰئک یحکم بقول الواحد
ویترک قول التسعۃ والتسعین حقناً لدماء المسلمین واتکالاً علی السرائر وتفویض علمہا
الی اللہ تعالیٰ بقولہ صلعم ادرؤا الحدود بالشبہات الخ (تحذیر المومنین صفحہ ۳۴) یعنی اگر سو علماء
میں سے ننانوے علماء کسی کلمہ کفر صریحہ مجمع علیہا پر کفر کا فتویٰ دیں اور ایک عالم ان ننانوے علماء کے
مخالف فتویٰ دے تو ننانوے کا فتویٰ رد کیا جائیگا۔ اور اس ایک عالم کا فتویٰ مانا جائیگا تاکہ مسلمانوں
کی خونریزی نہ ہو اور جس پر فتویٰ لگایا ہے اس کی نیت وغیرہ کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائیگا۔

علماء اہلسنت نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ خود اپنی طرف سے کسی کے قول کو ایسے معنوں میں لینا
جس سے کفر لازم آوے حالانکہ قائل اس کے اور معنی بیان کرتا ہو... غلطی ہے چنانچہ امام ابن حزم کتاب
الفصل فی الملل والنحل جلد ۳ صفحہ ۲۵ میں لکھتے ہیں:۔

"واما من کفر الناس بما تؤول الیہ اقوالہم فخطاء لانہ کذب علی الخصم وتقویل لہ
مالم یقل بہ وان لزمہ فلم یحصل علی غیر التناقض فقط والتناقض لیس کفر بل قد
احسن اذ فر من الکفر۔ یعنی وہ لوگ جو دوسروں کے اقوال سے ایسا نتیجہ نکال کر جو باعث کفر ہو کافر
کہتے ہیں تو وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ وہ فریق ثانی کی طرف ایک جھوٹ بات منسوب کرتے ہیں جس کا وہ قائل
نہیں ہے اور اگر اس پر یہ بات لازم بھی آوے تو اس سے بھی ثابت ہوگا کہ اس کے کلام میں تناقض ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تناقض کفر نہیں ہے بلکہ یہ تو اچھی بات ہے کہ وہ کفر سے بھاگا۔ (منقول از کتاب مقدمہ بہاولپور صفحہ ۱۲۳)

اسی طرح مؤلف کتاب الاشباہ والنظائر نے لکھا ہے:۔ انہ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن (اشباہ والنظائر مع شرحہ الحموی صفحہ ۱۷۵) کہ وہ کسی ایسے مسلمان کو کفر کا فتویٰ نہیں دیگا جسکے کلام کا محمل اچھا نکل سکتا ہو (ایضاً)

130

علاوہ ازیں اصول فقہ حنفیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اَدِلّہ اربعہ سے مراد چار چیزیں ہیں (یعنی جن سے کوئی مسئلہ دینی ثابت کیا جا سکتا ہے) (۱) کتاب اللہ (۲) سُنّت رسول اللہ (۳) اجماع (۴) قیاس ..... جمہور کی رائے یہ ہے کہ قیاس سے فائدہ ظنی حاصل ہوتا ہے نہ یقین۔ اسی لئے عقاید کا ثبوت اُس سے نہیں ہوتا۔ قیاس کا اعتبار اُسی وقت ہوتا ہے جبکہ کتاب و سُنّت و اجماع میں حکم نہ ملے بعض نے اُس کا مرتبہ خبر واحد کی مثل قرار دیا ہے۔

اجماع کی تعریف اصطلاح میں یہ ہے کہ وہ اتفاق ہے اُمّت محمّدی کے مجتہدین صالحین کا ایک زمانے میں کسی امر قولی یا فعلی پر۔ (دوسری عبارت میں) اُمّت محمّدی میں سے جو آدمی اہلیت رکھتے ہوں ان تمام کی ہر ایک زمانے میں کسی امر پر اتفاق کرنے کا نام اجماع ہے..... آیندہ کو ہونیوالے معاملات میں جیسے قیامت کی نشانیاں اور آخرت کی باتیں حنفیہ کے نزدیک ان میں اجماع نہیں کیونکہ غیب کی باتوں میں اجتہاد کو مداخلت نہیں..... اگر ایک عصر کے بعض مجتہد کسی امر پر اتفاق کر لیں اور ایک یا دو مخالفت کریں تو بھی اجماع منعقد نہیں ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ منعقد ہو جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ عصمت کا مدار کل کے اتفاق پر ہے اسی لئے اکثر کا اتفاق حجت بھی نہیں" (مختصر الاصول مصنّفہ علامہ محمد نجم الغنی خانصاحب رامپوری مطبوعہ مطبع مطلع العلوم مراد آباد صفحہ ۲۰۳ و ۲۰۸ و ۲۰۹)

عزیزم! اب آپ اُس فتویٰ تکفیر کو جو آپکے پاس ہے بغور ملاحظہ فرما کر تحریر فرمائیں کہ اُس کے مفتیوں کی تعداد کیا ہے؟ نیز کیا تمام مفتیان اُمّت محمدیہ کا وہ متفقہ فتویٰ ہے یا بعض مفتیوں کا؟ اور وہ مفتی جنہوں نے تکفیر کا فتویٰ دیا اُن کو اجتہاد کا درجہ حاصل ہے یا نہیں؟ اور جن کو اجتہاد کا درجہ حاصل ہو وہ صالحین میں داخل ہیں یا نہیں؟ کیونکہ جب تک ان سب باتوں کی تحقیق کامل طور پر نہ ہو جائے اُسوقت تک وہ فتویٰ ہرگز لائق التفات نہیں +

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سُنّی۔ شیعہ۔ اہلحدیث۔ مقلد۔ غیر مقلد ان سب فرقوں کے چند مولوی صاحبان متفق ہو کر جو فتویٰ دیدیں وہ قطعی اور حجت شرعی ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ خیال محض بے بنیاد اور سراسر بے دلیل ہے۔ کیونکہ اس کی تائید کے لئے کوئی آیت یا حدیث یا مستند اجماع کی سند پیش نہیں کی جاتی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد آپ نے بھی اس درس قرآن کے سلسلہ کو کئی سالوں تک بدستور جاری رکھا۔ مگر اب چند سالوں سے بوجہ صحت کی ناسازگی کے وہ خود تو درس نہیں دے سکے۔ لیکن ایک اور عالم متبحر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اس خدمت کو وقتاً فوقتاً سرانجام دے رہے ہیں ؛

117

## پنجاب کے مختلف مقامات پر درس قرآن کا انتظام

درس قرآن کا یہ کام صرف مرکز سلسلہ قادیان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ مرکز سے باہر پنجاب اور تمام ہندوستان بھر میں جہاں جہاں جماعت احمدیہ پائی جاتی ہے (اور پنجاب میں تو تقریباً ہر مقام قصبہ اور شہر میں پائی جاتی ہے) وہاں باقاعدہ درس قرآن ہوتا ہے۔ اور اس طرح درس قرآن کی اشاعت ملک بھر میں ہو رہی ہے ؛

## جماعت احمدیہ کے ذریعہ دوبارہ صحیح تمدن کی بنیاد رکھی گئی

صرف یہی بات نہیں۔ کہ دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم دین بھی ایک علم ہے۔ بلکہ علم دین کو دوسرے علوم پر فضیلت بھی حاصل ہے۔ اور صحیح تمدن بھی علم دین ہی کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ اس قبیل میں بانیٔ سلسلہ کا ایک علمی کارنامہ ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ کس طرح آپ کے ذریعہ ملک میں ایک محکم اور پاکیزہ تمدن کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ کی بعثت سے قبل مسلمانوں کے نام نہاد تعلیم یافتہ The so called educated people اور غیر تعلیم یافتہ دو نو گروہوں میں غلطی سے یہ خیال راسخ ہو چکا ہوا تھا کہ (۱) اشاعت مذہب کی خاطر جبر کرنا جائز امر ہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحبؑ نے قرآن کریم کے متعدد مقامات سے اس فاسد خیال کی تردید نکال کر شائع فرمائی اور دنیا کو قائل کیا۔ کہ یہ خیال سراسر باطل ہے۔ اب جن لوگوں کو ذرہ بھی حالات حاضرہ اور جدید لٹریچر کا پتہ ہے۔ ان کو عالم اور جاہل کی ہر تحریر اور تقریر میں یہ بات بکثرت ملیگی۔ کہ دین کے لئے جبر کرنا جائز نہیں ؛

(۲) حضرت مرزا صاحبؑ کی بعثت سے قبل ایک یہ خیال بھی مسلمانوں میں ..... اور غیر مسلمانوں میں بھی بطور عقیدہ کے راسخ ہو چکا تھا یعنی ہر ایک سمجھتا تھا۔ کہ میرا ہی مذہب سچا ہے۔ اور باقی مذاہب جھوٹے ہیں۔ اور میرے ہی بزرگ سچے ہیں۔ اور دوسروں کے بزرگ جھوٹے ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحبؑ نے قرآن کریم سے اس فاسد خیال کی بھی تردید نکال کر دکھائی۔ اور ثابت کر کے دکھلایا۔ کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ اور تمام مذاہب کے بزرگ راستباز تھے۔ اور سب کو راستباز ماننا ضروری ہے۔ مرزا صاحبؑ کے اس علمی انکشاف کے بعد اب یہ عالم ہے۔ کہ ہر مذہب کا خاص و عام اس خیال کی بڑے فخر سے اشاعت کر رہا ہے۔ کہ کسی مذہب کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ اور کسی کے بزرگوں کو دشنام دہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور سب کو راستباز سمجھنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ اب مذاہب کی لیگز (Leagues) بھی بن رہی ہیں۔ جن کا بنیادی پتھر وہی ہے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے علم کا کرشمہ ہے ؛

(۳) حضرت مرزا صاحبؑ کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں یہ خیال بھی بطور عقیدہ کے راسخ ہو چکا تھا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمّت تہتر فرقے ہو جائیگی بہتر اُن میں جہنمی ہونگے اور ایک فرقہ جنّتی۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ بہتّر فرقے جو ناری جہنّمی ہونگے اُن میں سے ہر ایک اگرچہ اپنے آپ کو جنّتی سمجھیگا مگر وہ سب جنکی مجموعی تعداد بہتّر ہو گی اُس ایک فرقہ کو جو ما انا علیہ و اصحابی اور الجماعة کا مصداق اور جنّتی ہوگا مومن سمجھیں گے یا کافر؟ اور جنّتی سمجھیں گے یا جہنّمی۔ یقیناً وہ سب اُس ایک کو جہنّمی اور کافر سمجھیں گے اسی لئے اُس کے مخالف اور دشمن ہونگے۔ اس صورت میں بہتّر فرقوں کا متفقہ فتویٰ اگر صحیح اور حجت شرعی مانا جائے تو حدیث نبوی کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ وہ بہتّر فرقوں کو جہنّمی اور باقی ایک یعنی تہترویں فرقہ کو جنّتی ٹھیرا رہی ہے۔ لہٰذا سُنّی۔ شیعہ۔ اہلحدیث۔ مقلد۔ غیر مقلد فرقوں کے چند مفتیوں کا متفقہ فتویٰ صرف متفقہ فتویٰ ہونیکی وجہ سے شرعاً و عقلاً کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ محض بے وقعت ہے۔

تقدس مآب سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کے خلاف جو فتاوائے تکفیر مرتب کیئے گئے اُن میں سب سے اوّل فتویٰ وہ ہے جو مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرتب کیا۔ باقی فتاویٰ یعنی دیوبندی۔ بریلوی وغیرہ اُسی پہلے فتویٰ کی کورانہ تقلید یا کاسہ لیسی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے لہٰذا ہم اُسی پہلے فتویٰ کی مختصر کیفیت درج ذیل کرتے ہیں ؛

## کیفیّت مواہیر فتاویٰ تکفیر

جب حضرت اقدس میرزا صاحبؑ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور فتح اسلام و توضیح مرام رسالے شائع کیئے تو سب سے پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی شاگرد خاص مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے حضرت اقدسؑ کے خلاف ایک فتویٰ تکفیر مرتب کیا اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر جا کر اُس فتوے پر مولویوں کے دستخط کراتے پھرے بعض علماء نے اس فتویٰ پر دستخط کر دیئے بعض نے انکار کر دیا۔ فتویٰ مذکور کے ردّ میں مولانا سیّد محمد احسن صاحب امروہی نے ایک کتاب تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین لکھی جو مطبوعہ مصطفائی لاہور ۱۳۱۱ھ ہے۔ اس کتاب میں اُس فتویٰ تکفیر کے تمام دلائل کو نہایت مدلّل اور زبردست طریق پر توڑ کر دکھلایا ہے۔ اور مفتی صاحبان نے حضرت اقدسؑ کی جن عبارتوں کو موجبات کفر قرار دیا تھا اُن عبارتوں کا مطابق شریعت محمدیہ ہونا اور اعتراضات کا محض شرارت یا جہالت سے کیا جانا ثابت کر دیا۔ مفتی صاحبان سے آج تک اُس کا جواب نہ ہو سکا کتاب مذکور میرے پاس موجود ہے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اگر مفتی صاحبان نے کتاب مذکور کا جواب لکھا ہو تو آپ مجھ کو دکھلائیں یا اُس کا پتہ تحریر فرمائیں ؛

کتاب مذکور یعنی تحذیر المؤمنین سے یہ چند سطور جن سے فتویٰ تکفیر کی کیفیّت و حقیقت ظاہر ہو گی یہاں نقل کرتا ہوں۔ فاضل امروہی حضرت اقدس علیہ السّلام کی اسلامی خدمات و برکات وغیرہ کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:-

"انصاف کرنا چاہیئے کہ ایسے شخص کی تکفیر جس کا ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر کامل درجہ کا ہے اور تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جان و مال اپنا تائید میں قرآن مجید اور حقیت رسالت محمدیہ اور صوم و صلوٰۃ کی محبت اور حج و زکوٰۃ کی اُلفت میں صرف کر رہا ہے کیونکر ہوسکتی ہے عامل بالحدیث کو اُسکی تحذیر عن التکفیر پر یہی ایک حدیث کافی ہے آگے ہدایت اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ..... کیفیت مواہیر جو مولوی صاحب نے اس فتوٰی تکفیر پر کرائے ہیں اگر بالتفصیل لکھی جاوے تو ایک دفتر ہوجاویگا۔ صرف ایک دو شہروں کی مواہیر کی کیفیت لکھی جاتی ہے تاکہ ناظرین باقی علماء بلاد کی مواہیر کی کیفیت اُس پر قیاس کر لیں جبکہ مولوی صاحب بطالوی بنارس میں یہ مواہیر کرارہے تھے تب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی نے انہیں ایام میں ایک اپنا خط موسومہ عاجز۔ بالفاظ ذیل لکھا حالانکہ مولوی محمد سعید صاحب اس مسئلہ میں مجھ سے مخالف ہیں وہو ہٰذا۔

"مکرم بندہ مولانا محمد احسن صاحب! بعد سلام مسنون مدعا نگار ہوں کہ عرصہ ہُوا آپکی خیریت سے اطلاع نہیں ملی۔ اجی حضرت آپنے تو ایسا فراموش کیا کہ خبرے ندارد۔ مسئلہ میں اختلاف ہے تو سہی خط و کتابت کیوں ترک کی۔ مولوی لاحولی صاحب رحیم آباد ہوتے ہوئے آرہ پہنچے وہاں کے علماء سے مرزا صاحب قادیانی و آپ و دیگر ذریات اُن کے پر دجال کذاب خارج دائرہ اسلام سے ہونیکی مواہیر کراتے پھرے ۲۶ محرم کو بنارس پہنچے۔ حاجی ممتاز احمد کے مکان پر ٹھیرے یہاں بھی لوگوں کو جمع کیا خاکسار بھی مدعو ہُوا تھا میں اس خیال سے گیا کہ دیکھوں کیا بات چیت ہے۔ مرزا صاحب کے عقاید و آپکے رسالے پر خوب لے دے رہی۔ مولوی صاحب نے ایک فتوٰی کا دفتر لکھا ہے اُس پر حاضرین سے مرزا صاحب و اُن کے معاونین کے بارہ میں مواہیر کرانا چاہیں خاکسار نے مہر دستخط نہیں کیئے۔ نہ علماء احناف سے کسی مشہور مولوی نے۔ پانچ چار محض کٹھ مُلّوں سے جنہوں نے کوئی فن کامل نہیں پڑھا۔ دستخط کرا لئے ..... یہاں سے الہ آباد گئے ہیں شاید جبلپور بھوپال بھی جاویں۔ فقط حالات تازہ بھوپال سے اطلاع دیں

الراقم آپکا پُرانا دوست محمد سعید (تحذیر المومنین صفحہ ۳۴-۳۵)

پھر کتاب مذکور کے صفحہ ۳۵-۳۶ میں کیفیت مواہیر علماء بھوپال لکھی ہے اور دو تین علماء مکفرین کا ذکر کرکے مولانا سیّد محمد احسن صاحب امروہی لکھتے ہیں: "باقی سائر علماء بھوپال نے جن کی تعداد پندرہ بیس کے قریب ہوگی کسی نے اپنی مہر ثبت نہیں کی..... غرضکہ اس فتوٰی تکفیر پر جو مواہیر ثبت کرائی گئی ہیں اُس میں عجب کارروائی دجالیت اور دھوکا دہی اور مکر و فریب کی عمل میں آئی ہے کہ بعض لوگ تو اپنی مہر ثبت کرنے سے ہی منکر ہیں اور بعض نے مجھے کہا کہ ہم نے ہرگز ہرگز تکفیر پر مُہر نہیں کی اور بعض سرے سے علماء بھی نہیں ہیں اور بعض نے تکفیر سے رجوع کیا ہے ہمیں وجہ اکثر صاحب جو حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالفین میں سے ہیں وہ بھی اس فتوائے تکفیر کا بالکل اعتبار و اعتماد نہیں کرتے۔"

## سُلطان القلم حضرت میرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## متعلق فتویٰ تکفیر

# شیخ بٹالوی صاحب کے فتویٰ تکفیر کی کیفیت

" اس فتویٰ کو میں نے اوّل سے آخر تک دیکھا جن الزامات کی بنا پر یہ فتویٰ لکھا ہے انشاء اللہ بہت جلد ان الزامات کے غلط اور خلاف واقعہ ہونیکے بارے میں ایک رسالہ اس عاجز کی طرف سے شائع ہونیوالا ہے جس کا نام دافع الوساوس ہے، بایں ہمہ مجھ کو ان لوگوں کے لعن طعن پر کچھ افسوس نہیں اور نہ کچھ اندیشہ بلکہ میں خوش ہوں کہ میاں نذیر حسین اور شیخ بٹالوی اور اُن کے اتباع نے مجھ کو کافر اور مردود اور ملعون اور دجّال اور ضال اور بے ایمان اور جہنمی اور اکفر کہکر اپنے دل کے وہ بخارات نکال لئے جو دیانت اور امانت اور تقویٰ کے التزام سے ہرگز نہیں نکل سکتے تھے اور جسقدر میری اتمام حجت اور میری سچائی کی تلخی سے ان حضرات کو زخم پر زخم پہنچا۔ اس صدمہ عظیمہ کا غم غلط کرنیکے لئے اور طریق بھی تو نہ تھا بجز اسکے کہ لعنتوں پر آجاتے۔ مجھے اس بات کو سوچکر بھی خوشی ہے کہ جو کچھ یہودیوں کے فقیہوں اور مولویوں نے آخر کار حضرت مسیح علیہ السلام کو تحفہ دیا تھا وہ بھی تو یہی لعنتیں اور تکفیر تھی جیسا کہ اہل کتاب کی تاریخ اور ہر چہار انجیل سے ظاہر ہے تو پھر مجھے مثیل مسیح ہونیکی حالت میں ان لعنتوں کی آوازیں سُنکر بہت ہی خوش ہونا چاہیئے کیونکہ جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو حقیقت دجّالیہ کے ہلاک اور فنا کرنے کیلئے حقیقت عیسویہ سے متصف کیا ایسا ہی اس نے اس حقیقت کے متعلق جو جو نوازل و آفات تھے ان سے بھی خالی نہ رکھا لیکن اگر کچھ افسوس ہے تو صرف یہ کہ بٹالوی صاحب کو اس فتویٰ کے طیار کرنے میں یہودیوں کے فقیہوں سے بھی زیادہ خیانت کرنی پڑی اور وہ خیانت تین قسم کی ہے اوّل یہ کہ بعض لوگ جو مولویت اور فتویٰ دینے کا منصب نہیں رکھتے وہ صرف مکفرین کی تعداد بڑھانے کے لئے مفتی قرار دیئے گئے دوسرے یہ کہ بعض ایسے لوگ جو علم سے خالی اور علانیہ فسق و فجور بلکہ نہایت بدکاریوں میں مبتلا تھے وہ بڑے عالم متشرع متصوّر ہو کر ان کی مہریں لگائی گئیں۔ تیسرے ایسے لوگ جو علم و دیانت رکھتے تھے مگر واقعی طور پر اس فتویٰ پر انہوں نے مہر نہیں لگائی بلکہ بٹالوی صاحب نے سراسر چالاکی اور افترا سے خود بخود ان کا نام اس میں جڑ دیا ان تینوں قسم کے لوگوں کے بارے میں ہمارے پاس تحریری ثبوت ہیں اگر بٹالوی صاحب یا کسی اور صاحب کو اس میں شک ہو تو وہ لاہور میں ایک جلسہ منعقد کر کے ہم سے ثبوت مانگیں۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ یوں تو تکفیر کوئی نئی بات نہیں ان مولویوں کا آبائی طریق یہی چلا آتا ہے کہ یہ لوگ ایک بار ایک بات سُنکر فی الفور اپنے کپڑوں سے باہر ہو جاتے ہیں اور چونکہ خدائے تعالیٰ نے یہ عقل ان کو دی بھی نہیں کہ بات کی تہ تک پہنچیں اور اسرار غامضہ کی گہری حقیقت کو دریافت کر سکیں اس لئے اپنی نافہمی کی حالت میں تکفیر کی طرف دوڑتے ہیں اور اولیاء کرام میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ انکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکفیر سے باہر رہا ہو یہانتک کہ اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ جب مہدی موعود آئیگا تو اس کی مولوی لوگ تکفیر کرینگے اور ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ جب اُتریںگے تو ان کی بھی تکفیر ہوگی۔ ان باتوں کا جواب یہی ہے کہ اے حضرات آپ لوگوں سے خدا کی پناہ۔ اوسبحانہ خود اپنے برگزیدہ بندوں کو آپ لوگوں کے شر سے بچاتا آیا ہے ورنہ آپ لوگوں نے تو ڈائن کی طرح اُمّت محمدیہ کے تمام اولیاء کرام کو کھاجانا چاہا تھا اور اپنی بدزبانی سے پہلوں کو چھوڑا نہ پچھلوں کو اور اپنے ہاتھ سے ان نشانیوں کو پورا کر رہے ہیں۔ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ موحدین کی بیدینی پر مدار الحق میں شاید تین سو کے قریب مہر لگی تھی پھر جبکہ تکفیر ایسی سستی ہے تو پھر ان کی تکفیروں سے کوئی کیونکر ڈرے مگر افسوس تو یہ ہے کہ میاں نذیر حسین اور شیخ بٹالوی نے اس تکفیر میں جعلسازی سے بہت کام لیا ہے اور طرح طرح کے افترا کر کے اپنی عاقبت درست کر لی ہے۔ اس مختصر رسالہ میں ہم مفصل ان جعلسازیوں کا ذکر نہیں کر سکتے جو شیخ بٹالوی نے حسب منشاء شیخ دہلوی اپنے کفرنامہ میں کام میں لا کر اپنا نامہ اعمال درست کیا ہے صرف بطور نمونہ ایک مولویصاحب کا خط مع اُن کے چند اشعار کے ذیل میں لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے:۔

بحضور فیض گنجور حضرت مجدّد وقت مسیح الزمان مہدی دوران حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب دام برکاتہٗ

پس از سلام سُنّت الاسلام گذارش حال اینکہ۔ غریب نواز پٹیالہ سے حضور کے تشریف لیجانے کے بعد سکنائے بلدہ نے مجھ کو نہایت تنگ کیا کہ مساجد میں نماز ادا کرنے سے بند کیا گیا مَیں نے اپنے بعض دوستوں کو ناحق کا الزام دُور کرنے کیلئے یہ لکھدیا کہ میرا عقیدہ اہلسُنّت والجماعت کے مطابق ہے اور انکار ختم نبوّت اور وجود ملائکہ و معجزات انبیاء و لیلۃ القدر وغیرہ کفر و الحاد سمجھتا ہوں وہی تحریر میری مولوی محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ نے لیکر اپنے کفرنامہ میں جو آپ کے لئے تیار کیا تھا درج کر دی مَیں نے خبر پا کر مولوی محمد حسین کی خدمت میں خط لکھا کہ جو میری طرف سے فتویٰ تکفیر پر عبارت لکھی گئی ہے وہ کاٹ دینی چاہیئے کیونکہ مَیں حضرت صاحب کے مکفّر کو خود کافر ملحد سمجھتا ہوں۔ مولویصاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں بھیجا پیچھے سے مجھے معلوم ہُوا کہ انہوں نے میرا نام مکفرین کے زمرہ میں چھاپ کر شائع کر دیا سو میرے فتویٰ کی یہ حقیقت ہے۔ یہ نالائق حضور سے بیعت ہو چکا ہے ﷲ اس عاجز کو اپنی جماعت سے خارج تصوّر نہ فرماویں مَیں اس ناکردہ گناہ سے خداوند تعالےٰ کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور حضور سے معافی مانگتا ہوں اور چند ابیات محبّت اور عقیدت کے جوش سے مَیں نے حضور کے بارے میں تالیف کیئے ہیں وہ بھی ذیل میں تحریر کرتا ہوں اور امید وار ہوں کہ میری یہ تمام تحریر مع اشعار کے طبع کرا کر شائع کر دی جائے۔ اشعار یہ ہیں:۔

موجب کفرست تکفیر تو اے کان کرم — وایں مواہیر وفتاد اے رہزن راہ ارم
آرزو دارم کہ جان و مال قربانت کنم — ایں تمنّا یم بر آرد کارساز و قادرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوں بتابم روز تو حاشا و کلّا ایں کجا من فدائے رُوئے تو اے رہبر دیں پرورم
دین مردہ را بقالب جاں درآمد از دمت چوں ازیں انفاس اعراضے کنم اے مہترم
من کجا و ایں طور بد عہدی و بیراہی کجا خادمم تا زندہ ہستم واز دل و جاں چاکرم
حملہ ہا کردند ایں غولان راہ حق بہ من راہ زد ندے گر نبودے لُطفِ یزداں یاورم
ایں یہودی سیرتاں قدر ترا نشنا ختند چوں نبیٔ ناصری نفریں شنیدی لاجرم
ہر کہ تکفیرت کند کافر ہماں ساعت شود حق نگہدارد مرا زیں زمرۂ نا محترم
بر من اعمٰی بہ بخش اے حضرت مہر منیر گر خطا دیدی ازاں بگذر کہ من مستغفرم
تا روانم ہست در تن از دل و جانم غلام لُطف فرما کز تذلّل بر در تو حاضرم
نور ماہ دین احمدؐ بر وجودت شد تمام آمدی در چاردہ اے بدر تام و انورم
حسب تبشیر نبی بر وقت خود کردی ظہور السّلام اے رحمت ذات جلیل و اکرم
مشکلات دین حق بر دست تو آساں شدند میکنی تجدید دیں از فضل ربّ ذوالکرم
از رہ منّت درونم را مسلماں کردۂ گر نباشم جاں نثار آستانت کافرم

راقم خاکسار مولوی حافظ عظیم بخش پٹیالوی۔ ۲۴ مئی ۱۸۹۲ء

(منقول از نشان آسمانی ص ۳۸ - ۴۱)

تحقیقات مذکورہ بالا سے حسب ذیل نتائج برامد ہوتے ہیں:۔

(۱) مولوی محمدؐ حسین صاحب بٹالوی نے حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کی عبارات سے بزعم خود کچھ مطالب اخذ کیئے اور اُن کو حضرت مرزا صاحب کے عقائد قرار دیکر دفتر کے دفتر سیاہ کیئے اور کفر نامہ مرتب کیا۔ بعض مولوی صاحبان نے مولوی بٹالوی کی تحریر و تقریر کو معتبر سمجھ کر فتویٰ تکفیر پر اپنے مہر و دستخط ثبت کر دیئے۔

(۲) مولانا محمدؐ سعید صاحب بنارسی جو ہندوستان کے مشہور فاضل اہلحدیث و صاحب تصانیف کثیرہ تھے اُنھوں نے فتویٰ تکفیر پر مہر و دستخط نہیں کیئے۔

(۳) مشہور علمائے احناف نے بھی فتویٰ تکفیر پر مہر و دستخط نہیں کیئے۔

(۴) مولوی محمدؐ حسین بٹالوی کے زیر اثر بعض ناقص العلم کٹھ مُلّوں نے فتویٰ تکفیر پر مہر و دستخط کر دیئے۔

(۵) فتویٰ تکفیر پر ایسے لوگوں کے مہر و دستخط بھی ثبت ہیں جو علم و تقویٰ دونو کے اعتبار سے مُفتی ہونیکی صلاحیت نہیں رکھتے۔

133

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶) فتویٰ تکفیر کے مفتیوں کی قلعی کھولنے کے لئے حضرت اقدس مرزا صاحبؑ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو چیلنج مذکورہ بالا دیا مگر مولوی محمد حسین نے سکوت اختیار کیا۔

(۷) مولوی محمد حسین بٹالوی نے عمداً اور سراسر بدنیتی کے ساتھ مولوی حافظ عظیم بخش صاحب پٹیالوی کا نام زمرہ مکفرین مرزا صاحبؑ میں درج کرکے شائع کردیا۔

عزیزم! ان وجوہ ہفتگانہ کی بنا پر اور اصول فقہ حنفیہ متذکرہ صدر کے مطابق فتاوائے تکفیر مرتبہ مولوی محمد حسین بٹالوی و نیز فتاوائے مابعد شرعاً کچھ وقعت نہیں رکھتے بلکہ محض بے حقیقت ہیں۔ البتہ ان سے وہ پیشگوئی ضرور پوری ہوجاتی ہے جو حضرت شیخ اکبر قدس سرہ و حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بزرگان دین نے لکھی ہے کہ ناقص العلم و تنگ نظر مقلد مولوی حضرت مہدی معہود پر کفر کے فتوے لگائینگے پس آپ کو چاہیئے کہ ان سطحی العقل ملّانوں کی تکفیر بازی سے دھوکا نہ کھائیں بلکہ خدائے تعالیٰ کی فعلی شہادتوں پر جو اس مسیح الزمان مجدد دوران کی تائید و تصدیق میں ظاہر ہو رہی ہیں ایمان لاکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں ؎

من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے — خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

(راقم سید صادق احمدی اٹاوی)

---

## الحکم کا خاص نمبر

۲۶۔ مئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار میں الحکم کا خاص نمبر نکلا اور خوب شان سے نکلا۔ نہایت مفید و دلچسپ مضامین ہیں جو حضور انورؑ کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ہمارے قابل فخر نوجوان سردار مصباح الدین احمدؐ صاحب پروفیسر جامعہ کا مضمون ایک عطر مجموعہ ہے جو اپنی دلآویز خوشبوؤں سے مشام جاں کو معطر کرتا ہے۔ حضرت مختار شاہجہانپوری حضرت ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی اور دو نوجوان شاعروں (تسنیم و شبنم) کی نظموں نے چار چاند لگادیئے ہیں۔ غرض یہ ایک دستنبوئے محفل قدس ہے جو ہم وابستگان دامن احمدیت و سرافتادگان آستان مہدویت کے دل و دماغ کو تازہ کرکے حیات تازہ بخش رہا ہے۔ حضرت عرفانی کا یہ کارنامہ قابل ستائش ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# المقتبسات و الملتقطات

## غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

دنیا میں تبلیغ عیسائیت کیلئے بے شمار جماعتیں کام کر رہی ہیں لیکن سب کو چھوڑ دیجئے صرف برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کے کام کا جائزہ لیجئے معلوم ہوگا کہ کام کا جذبہ کسے کہتے ہیں۔ فرض کا احساس کس چیز کا نام ہے اور نظم اپنے مؤثرات کے اعتبار سے کسقدر نتیجہ خیز قوت ہے۔ اس سوسائٹی نے گذشتہ سوا سو سال میں انجیل کے ۴۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۵۳ ہزار ۵ سو ۹۷ نسخے دنیا بھر کی ۶۵۵ زبانوں میں ترجمہ کر کے مختلف اقوام عالم کے سامنے پیش کیئے اور اس طرح اپنے اصولوں کی تبلیغ کے لئے کارآمد خدمت انجام دی ان زبانوں کی تقسیم حسب ذیل بیان کی گئی ہے :-

| ممالک | زبانیں |
|---|---|
| یورپین ممالک | ۹۰ |
| افریقہ کے علاقے | ۲۲۹ |
| ایشیا | ۸۶ |
| ہندوستان جداگانہ | ۱۱۲ |
| امریکہ | ۴۶ |
| آسٹریلیا و نیوزیلینڈ | ۹۲ |

سوسائٹی نے تبلیغ کے جوش میں بعض ملک میں یہ بھی کیا کہ متعدد زبانوں میں یکجا بائیبل کے نسخے طبع کر کے شائع کیئے۔ اندھوں کیلئے ۴۲ زبانوں میں اُبھرے ہوئے حروف استعمال کیئے گئے اگر تمام دنیا کی زبانوں سے قطع نظر کر لیا جائے۔ اور صرف دنیائے اسلام میں عیسوی تبلیغ کی رفتار پر غور کیا جائے تو حسب ذیل زبانیں ایسی ہیں جن میں بے شمار تعداد میں بائیبل طبع کی گئی اور اس کے بعد وسیع پیمانہ پر اس کی تقسیم عمل میں آئی۔ ان زبانوں کا گوشوارہ اور بائیبل کی تقسیم کی تعداد حسب ذیل ہے :-

| زبانیں | بائیبل کے اعداد و شمار |
|---|---|
| عربی | ۲۶۸۴۲۲۲ |
| فارسی | ۴۳۲۰۴۶ |
| اُردو | ۵۶۶۷۸۴۸ |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

| زبانیں | بائیبل کے اعداد و شمار |
|---|---|
| پشتو | ۱۰۲۲۶۱ |
| پنجابی | ۸۵۲۶۱۰ |
| بلوچی | ۲۱۰۰۰ |
| سندھی | ۱۸۸۲۵۸ |
| بنگالی | ۴۶۱۹۹۴۴ |
| ملیالم | ۲۲۹۹۵۹۵ |

سوسائٹی کا نظام عمل بہت اعلیٰ اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ مختلف حلقے ہیں اور ہر حلقے کا جداگانہ نظام ہے۔ حلقہ مصر میں۔ مصر۔ سوڈان فلسطین، شام مشرق اردن، قبرص، عرب، مصوع، اور حبش داخل ہیں۔ حلقہ شمالی افریقہ میں، الجزائر، ٹیونس، مراقش اور طرابلس داخل ہیں حلقہ ہندوستان میں ہندوستان کے تمام صوبے ہیں۔ حلقہ ملایا میں جزیرہ نما ملایا، بورنیو، سماٹرا، جاوا، ملایا وغیرہ شامل ہیں۔

حلقہ چین میں تمام چینی صوبوں کو شامل کیا گیا ہے۔ مسیحیوں کا یہ کام حیرت انگیز ہے۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ مسیحی مبلغین نے جتنی محنت کی اور جس قدر روپیہ خرچ کیا اس کے مقابلہ میں معمولی کامیابی بھی حاصل نہیں کی۔ اس کے باوجود ان کی گرمجوشی میں ذرا سا فرق بھی نہیں آیا۔ اور ایک ہم مسلمان ہیں کہ کامیابی ہمارے قدموں میں ہے اور دنیا بھر کی نگاہیں ہماری طرف اٹھ رہی ہیں لیکن پھر بھی ہم میں اس جذبۂ خدمت کا فقدان ہے۔ (مدینہ)

## اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا

اگر ہم ہندوستان میں اس وقت کی مسلم آبادی کی تقسیم کی طرف غور کریں اور یہ دیکھیں۔ کہ وہ زیادہ تر کن کن علاقوں میں آباد ہیں۔ تو ایک چیز جو نہایت زور سے ہماری توجہ اپنی طرف کھینچتی تھی۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو علاقہ جات پچھلے زمانے میں بدھ دھرمی تھے۔ وہ آج اسلام کے گڑھ ہیں۔ شہنشاہ کنشک کے وقت میں جس نے ۱۲۰ء سے ۱۶۰ء تک حکومت کی تھی۔ سندھ۔ بلوچستان۔ افغانستان۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کشمیر۔ اور مغربی پنجاب یہ تمام علاقے بدھ دھرمی تھے۔ آج یہ تمام علاقے زیادہ تر مسلم ہیں۔ بنگال میں پال خاندان کے بادشاہ جن کی بنگال اور بہار میں حکومت ۷۴۰ء سے لیکر ۱۰۸۰ء تک رہی۔ اور بہار میں ۷۴۰ء سے لیکر ۱۱۹۷ء تک رہی۔ بدھ دھرم کے پکے حامی تھے۔ ان کے زمانے میں مشرقی بنگال بدھ دھرم کا گڑھ تھا۔ آج یہ علاقہ اسلام کا گھر ہے۔ ان واقعات سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتی نتیجہ جو نکلتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دراصل یہ ہندوستان کی بُدھ دھرمی آبادی تھی۔ نہ کہ ہندو جو عرب کے پیغمبر حضرت محمدؐ کے پیرو ہوئے۔ ہم کو ہماری موجودہ تواریخوں میں یہ پڑھایا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے مُسلم بادشاہوں نے اس ملک کے ہندوؤں کو بزور شمشیر مسلمان بنایا۔ اِکے دُکے کسی مُسلم بادشاہ نے کبھی ایسا کیا ہوگا۔ لیکن اس طریقے سے تمام کی تمام آبادی کبھی اپنا مذہب نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان میں مُسلم سیاسی اور جنگی طاقت کے گڈھ دہلی۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ جونپور۔ گولکنڈہ۔ بیجاپور۔ احمدنگر اور گجرات کا ٹھیاواڑ اور احمدآباد میں مُدّت تک رہے ہیں۔ ان جگہوں میں بعض بادشاہ نہایت کٹر مُسلم بھی ہوئے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان تمام شہروں کے اِردگرد کی آبادی تقریباً تمام کی تمام اب تک ہندو ہے ؛ (پرتاپ لاہور ۲۴ مئی ۱۹۳۴ء)

### قربانی میں مُسِنّہ سے کیا مراد ہے

مُسِنّہ ہونے سے یہ مراد نہیں جیسے کہتے ہیں فلاں آدمی مُسِنّ ہے یعنی بڑی عمر کا ہے۔ بلکہ گائے بکری کے مُسِنّہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ تیسرے سال میں ان کے دانت نکلیں۔

نہایہ میں ہے اَلْبَقَرَۃُ وَالشَّاۃُ یقع عَلَیْھِمَا اسمُ الْمُسِنّ اِذَا ثْنِیَا وَیُثْنِیَانِ فِی السَّنَۃِ الثَّالِثَۃِ وَلَیْسَ مَعْنیٰ اِسْنَانِھَا کِبَرُھَا کَالرَّجُلِ الْمُسِنِّ وَلٰکِنْ مَعْنَاہُ طُلُوْعُ سِنِّھَا فِی السَّنَۃِ الثَّالِثَۃِ (نہایہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲)

صحاح جوہری میں ہے۔ الثَّنِیُّ الَّذِیْ یُلْقِیْ ثَنِیَّتَہٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ فِی الظِّلْفِ وَالْحَافِرِ فِی السَّنَۃِ السَّادِسَۃِ وَفِی الْمُحْکَمِ اَلثَّنِیُّ مِنَ الْاِبِلِ الَّذِیْ اَلْقیٰ ثَنِیَّتَہٗ وَذٰلِکَ فِی السَّادِسَۃِ وَمِنَ الْغَنَمِ وَفِی التَّھْذِیْبِ اَلْبَعِیْرُ اِذَا اسْتَکْمَلَ الْخَامِسَۃَ وَطَعَنَ فِی السَّادِسَۃِ فَھُوَ ثَنِیٌّ وَھُوَ اَدْنیٰ مَا یَجُوْزُ فِیْ سِنِّ الْاِبِلِ فِی الْاَضَاحِیِّ وَکَذٰلِکَ مِنَ الْبَقَرِ وَالْمَعْزیٰ فَاَمَّا الضَّاْنُ فَیَجُوْزُ مِنْھَا الْجَذْعُ فِی الْاَضَاحِیِّ وَاِنَّمَا سُمِّیَ الْبَعِیْرُ ثَنِیًّا لِاَنَّہٗ اَلْقیٰ ثَنِیَّتَہٗ (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۶۲)

محکم میں ہے ثنی اونٹوں سے اس کو کہتے ہیں۔ جو سامنے کے دانت ڈال دے اور یہ چھٹے سال میں ہوتا ہے۔ اور بکری میں دوسرے سال میں ہوتا ہے۔ بکرا ہو یا دُنبہ۔ اور تہذیب میں اونٹ جب پانچ سال ختم کر کے چھٹے سال میں قدم رکھتا ہے۔ تو وہ ثنی ہے اور اس سے کم عمر کا اونٹ قربانی میں نہیں۔ اسی طرح گائے بکری ثنی سے کم عمر جائز نہیں۔ ہاں دُنبہ جائز ہے۔ خواہ وہ جذع ہو یعنی ثنی نہ ہوا ہو۔ اور اونٹ (وغیرہ) کو ثنی اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے سامنے کے دانت ڈال دیئے۔

فتح الباری میں ہے۔ وَحَکیٰ ابْنُ التِّیْنِ عَنِ الدَّاوُدِیِّ اَنَّ الْمُسِنَّۃَ الَّتِیْ سَقَطَتْ اَسْنَانُھَا

[illegible] الداخل فی السنة الثالثة [illegible]

135

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لِلْبَدَلِ قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ الْمُسِنُّ الثَّنِيُّ الَّذِیْ یُلْقِیْ وَیَکُوْنُ فِیْ ذَاتِ الْخُفِّ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ وَفِیْ ذَاتِ الظِّلْفِ وَالْحَافِرِ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَقَالَ ابْنُ فَارِسٍ اِذَا دَخَلَ وَلَدُ الشَّاةِ فِی السَّنَةِ فَهُوَ ثَنِیٌّ وَمُسِنٌّ۔ (فتح الباری جز ۳ صفحہ ۳۲۸)

ابن التین نے داؤدی سے نقل کیا ہے کہ مُسِنَّہ وہ ہے جس کے سامنے کے دانت گر جائیں اہل لغت کہتے ہیں۔ جو اپنے سامنے کے دانت ڈال دے۔ اور یہ اونٹ میں چھٹے سال میں ہوتا ہے۔ اور بکری گائے میں تیسرے سال۔ اور ابن فارس کہتے ہیں جب بکری کا بچہ سال میں داخل ہو جائے جس کو ثنی بھی کہتے ہیں اور مُسِنَّہ بھی۔

ثنی وہ ہے جو سامنے کے دانت ڈال دے اور یہ بکری۔ دُنبہ۔ گائے میں تیسرے سال ہوتا ہے۔ اور اونٹ میں چھٹے سال میں۔

محکم میں ہے۔ ثنی اونٹوں سے وہ ہے۔ جو سامنے کے دانت ڈال دے اور یہ چھٹے سال میں ہوتا ہے۔ اور بکری دُنبے دوسرے سال میں ہوتا ہے اور تہذیب میں ہے کہ اونٹ جب پانچ سال پورے کر کے چھٹے میں داخل ہو۔

ان عبارتوں سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ مُسِنَّہ (یا ثنی[1]) کہنا صحیح نہیں۔ دوسرے یہ کہ سالوں کی تعیین ملکوں کے لحاظ سے ہے۔ کیونکہ ان عبارتوں میں کہیں کہا ہے گائے بکری تیسرے سال میں دانت نکالتی ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک میں بکری کے دانت دوسرے سال میں نکل آتے ہیں۔ اور اسی بناء پر امام احمد وغیرہ نے دوسرے سال میں مُسِنَّہ یا ثنی کہا ہے۔ اور امام شافعی وغیرہ نے تیسرے سال میں ملاحظہ ہو۔ عون المعبود جلد ۳ صفحہ ۳۔ پس اصل یہی ہے کہ دو دانت نکلے بغیر قربانی نہ کیا جاوے خواہ سال سے اوپر ہو اور خواہ کتنا موٹا تازہ ہو۔ ورنہ قربانی شکی ہوگی (تنظیم اہلحدیث روپڑ)

[1] محکم [illegible] ثنی

---

# نالۂ دلپذیر

## بروفات منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی

مکرمی منشی خادم حسین صاحب مرحوم تشحیذ الاذہان اور ریویو اردو کے مضامین بہم پہنچانے میں میرے دست و بازو تھے ان کی وفات نہایت افسوس و رنج کا موجب ہے جناب دلپذیر نے اپنے جذبات کا اظہار مندرجہ ذیل منظوم میں کیا ہے

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ

گردش کے کیسے ہم پہ یہ ایام آگئے — غم کے غمام چاروں طرف سر پہ چھا گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کا غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہنا دین کے خلاف بات ہے۔ اور اسی عقیدہ کی وجہ سے ایک گروہ سرحد پر انگریزوں سے لڑتا رہا۔ اور ان لڑائیوں کا ذکر تاریخ ہند کی کتب میں بھی آچکا ہے۔ ہندوستان کے مسلمان ہندوستان کو انگریزوں کی حکومت کی وجہ سے دار الحرب سمجھتے تھے۔ لیکن حضرت مرزا صاحبؑ کے علم کا ایک یہ بھی کرشمہ ہے۔ کہ آپؑ نے قرآن کریم کے بے شمار مقامات سے ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔ اور بہت امن شکن ہے۔ مسلمان جس حکومت کے ماتحت بھی ہو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب کے ساتھ اطاعت اور وفاداری سے رہنا لازمی امر ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی اس علمی مشعل کی روشنی میں مسلمانوں کے اس عقیدہ کی تاریکی کے پردے دُور ہوئے۔ اور اب کوئی مسلمان ہندوستان کو دار الحرب خیال نہیں کرتا۔ اور نہ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا جائز خیال کرتا ہے بلکہ سب علماء اور آج وفاداری اور اطاعت کا وعظ کر رہے ہیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی بعثت سے قبل ان ہر سہ مذکورہ بالا خیالات پر وہ لوگ بھی قائم تھے۔ جو آج کل کی اصطلاح میں تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے۔ کہ وہ ایسی تعلیمات کو ضروری سمجھے بیٹھے تھے۔ جو کہ کسی ملک کے امن وامان اور تہذیب و تمدن کو تباہ کرنے والی ہیں۔ کیوں ان پر ایسے عقائد کی شناعت منکشف نہ ہوئی۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ پر منکشف ہو گئی۔ صرف اور صرف اس لئے کہ حضرت مرزا صاحبؑ علم دین کے واقف تھے۔ اور دوسرے اصطلاحی تعلیم یافتہ علم کے مغز سے عاری تھے۔ پس یہ کسقدر غلط نظریہ ہے۔ کہ آجکل علم دین کو دائرہ علم سے ہی خارج سمجھا جائے۔ حالانکہ علم دین ہی ایسی چیز ہے۔ جس سے انسان حق اور صداقت کو پاتا ہے۔ دوسرے علوم خواہ کتنے ہی ذہنی ارتقاء اور عقلی صیقل کرنے والے ہوں اگر ان سے عالم معاد تو الگ رہا۔ اس دنیا کے بھی موٹے حقائق تک انسان نہ پہنچ سکے۔ تو ان کے متعلق یہی کہا جائیگا ع

علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت است

پس جماعت احمدیہ کا ایک بڑا علمی کارنامہ یہ بھی ہے۔ کہ اس نے ملک کے اندر ایسی تعلیم پھیلائی ہے۔ جس سے ملک کی تمام مذہبی اور سیاسی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور ان منبعوں کو بند کر دیا ہے۔ جن کے رستہ سے یہ سیلاب پھوٹ کر ملک اور قوم کی ہلاکت کا موجب ہو سکتا ہے ؛

## مذہب اور سائنس کی صلح

کسی اہل ذوق کے لئے اوپر کے ہی دو تو کارنامے ایسے ہیں۔ کہ ان سے وہ سرشار ہو سکتا ہے۔ لیکن اب جماعت احمدیہ کا **تیسرا علمی** کارنامہ بیان کیا جاتا ہے۔ جو کہ نہ صرف دَورِ حاضر میں ہی بلکہ تاریخ عالم میں ایک عظیم الشان علمی کارنامہ ہے۔ مذہب اور سائنس کی بہت پُرانی جنگ چلی آ رہی ہے۔ یورپ نے بھی ایک وقت اس کے خونی منظر دیکھے ہیں۔ اگرچہ اب وہاں بظاہر اس جنگ کا خاتمہ ہو چکا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ اس وجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگے ہی غم زدہ تھے پڑے اور غم پہ غم
غمخوار و غم گسار بھی غم میں پھنسا گئے

پُر سوز روز ہجر کے آتش فشاں ہوئے
بن بن کے شعلے آگ کے تن من جلا گئے

جتنے تھے مہربان و عزیز اور ہمنشیں
سب ایک ایک کر کے چلے حسرتا گئے

حسرت سے دیکھتے ہیں مرے دیدہ اشکبار
بزمیں کہاں گئیں وہ کہاں آشنا گئے

آئیں گے یا نہ آئیں گے پھر بھی کبھی ادھر
ایسے گئے کہ کچھ بھی نہ ہم کو بتا گئے

بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے ہم ان کے سامنے
وہ دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں چھپا گئے

تیر قضا کو کون کہے یوں نہ کیجئے
خاموش اس کے سامنے اہلِ قضا گئے

پہنچے وہ اپنی منزلِ مقصود پر مگر
ماتم سرا میں رونے کو ہم کو بٹھا گئے

کس کو کہوں کہ مجھ کو بھی لیجائیے وہاں
ساتھی جو تھے وہ ہاتھ سے دامن چھڑا گئے

زندہ رہوں تو کس کے سہارے پہ اب ہوں
احباب زندگی کی تمنّا مٹا گئے

کھاتے ہیں لوگ اپنے رفیقوں کا غم مگر
یارانِ رفتگان کے الم ہم کو کھا گئے

اک ہم دموں سے باقی یہ خادم حسین تھے
کوسِ رحیل آہ کہ وہ بھی بجا گئے

مشفق بھی تھے شفیق بھی تھے مہرباں بھی تھے
آخر تعلّقات یہ سب کٹ کٹا گئے

کس کو سناؤں کس کو کہوں اپنا دردِ دل
وہ مر کے میرے جینے کی لذّت اُٹھا گئے

جاتے ہوئے نہ کچھ بھی کیا ہم سے الوداع
رخصت ہوئے وہ ہنستوں کو یکدم رُلا گئے

کیا کیا کریگا یاد کوئی ان کی خوبیاں
خوبوں کے دل پہ اپنا وہ سکّہ جما گئے

ناظم تھے باکمال تو ناثر بھی بے مثال
انشا نویس ایسے کہ دریا بہا گئے

دانش میں علم و فضل میں اہلِ کمال تھے
جن کو وہ کچھ بنا گئے کامل بنا گئے

رطب اللسان ہفت زباں تھے کلام میں
ہر رنگ ہر زبان میں نغمے سُنا گئے

اتنے کمال اور پھر ایسی تھی سادگی
جس نے بلایا دل میں اُسی کے سما گئے

اخلاص وہ کہ ظاہر و باطن تھا ایک سا
اخلاق وہ کہ جس سے ملے دل لگا گئے

آتا ہے یاد ان کا تبسم سے دیکھنا
نیچی نظر سے دل کو جگر کو جلا گئے

شیریں کلام اور وہ نرمی سے بولنا
وہ لطف اب کہاں ہیں جو خادم دکھا گئے

خادم وہ ہو کے قوم کے مخدوم ہو گئے
دُنیا میں خادموں کی وہ عزّت بڑھا گئے

خادم حسین واقعی تھے خادم حسین
خدمات میں حسین کی سب کچھ لُٹا گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

136

تحقیق واقعات شہیدان کربلا
لکھ کر مخالفین کے چھکے چھڑا گئے

چھوڑا نہ گھر میں کچھ بھی کتابوں کے ماسوا
سب کچھ وہ اپنا نذر کتب کر کرا گئے

کرتی ہے کتب خانہ کی ثابت فراہمی
عالم تھے سوئے علم توجہ دلا گئے

احمدؑ کے جاں نثار تھے احمدؐ کے ساتھ ہوں
بس یہ جناب پاک سے کرتے دُعا گئے

وہ احمدی تھے عمر بھی ان کی ہے احمدی ۶۳
جس عمر میں ہمارے شہؐ انبیاءؐ گئے

خادم حسین شکور۔ تولّد تھا آپ کا
شاکر رہے جہاں میں بہ شکرِ خدا گئے

سال وفات آپ کا کیا کچھ کہے پذیر
بڑھ خادم حسین بدار البقا گئے

۱۳۵۲

(مولانا نادر بیدار بھیروی)

---

# اگلے رسالہ میں کیا مضمون ہوگا؟

## "مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کی تاریخ"

ایسے ایسے اہم علمی مفید مضامین سے مستفید ہونے کیلئے آپ رسالہ اپنے نام جلد جاری کرالیں۔

---

**مصباح** } خواتین کے لئے بہترین مذہبی اخبار قیمت دو روپے آٹھ آنہ سالانہ۔

---

# نقشہ اُجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا ماہوار رسالہ ہے اور اس کو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہارات دینے کے لئے بہترین موقع ہے۔ ضمیمہ دو صفحے ۱۲ر سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اُجرت حسب ذیل ہے:۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سالانہ | ایک صفحہ | ۴۰ روپے | نصف صفحہ | ۲۲ روپے |
| چھ ماہ | ″ | ۲۳ روپے | ″ | ۱۲ روپے |
| تین ماہ | ″ | ۱۲ روپے | | ۷ روپے |

فی اشاعت ایک صفحہ ۴½ روپے ۔ نصف صفحہ ۲½ روپے ۔ فی سطر ۴ر (مینجر ریویو اردو ۔ قادیان)

ریویو آف ریلیجنز اردو - قادیان دار الامان - ۵ر جون ۱۹۳۴ء - رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے - برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD.)

اسٹار ٹریڈ مارک

## ہیضہ کے لئے تیر بہدف

R9α

## کافو

(اصل عرق کافور - ہیضہ گرمی کے دست پیٹ کے درد و سوہضمی وغیرہ روکنے اور آرام کرنیکی ہندوستانی بلخطا دوا)

ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کیلئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو پیشتر سے **کافو** کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو اسکی ایک بوند روزانہ استعمال سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافو سے ہوشیار۔

قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶ر ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

R9α

## یورا

(پیشاب اُتارنے کی دوا)

ہیضہ ہونے پر پیشاب عموماً بند ہو جاتا ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقع پر اسے استعمال کرنے سے پیشاب کُھل کر آنے لگتا ہے اس لئے ہیضہ کے زمانے میں اسے بھی پاس رکھنا ضرور ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی سبب سے پیشاب کم یا بند ہو جائے تو اسے استعمال کریں فائدہ ہوگا۔

قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶ر - ڈاک محصول سات آنہ ۷ر

نوٹ :- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۱۱۷ر پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ر کلکتہ

ایجنٹ - قادیان گورداسپور ایجنٹ کی ضرورت ہے۔


(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے نہیں۔ کہ ان دونو کی آپسمیں صلح ہو گئی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ایک فریق یعنی سائنس نے اپنے حریف مقابل یعنی مذہب کو دبالیا ہے۔ اسی تخیل کا ایک وقت ہندوستان بھی شکار ہوا۔ مذہبی علماء نے سائنس پڑھنے والوں کو کافر اور ملحد قرار دیا اور علوم جدیدہ کے حاملین نے مذہبی علماء کے نام رکھے۔ اور علوم دین سیکھنے کو عقل و فکر کو جواب دینے کے مترادف قرار دیا۔ ہندوستان میں سرسید مرحوم جو کہ انگریزی علوم کے پہلے حامی انسان تھے۔ ان پر اور ان کی قائم کردہ انسٹیٹیوشن کے خلاف جو جو فتاوی دیئے گئے۔ ان کو پڑھ کر مفتیوں کے غیظ و غضب کا پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک سرسید واجب القتل اور ان کی درسگاہ بمع جمیع طلباء کے آگ لگا دینے کے قابل تھی۔ لیکن حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ الصّلوٰۃ و السّلام وہ پہلے انسان ہیں۔ جنہوں نے اس غلط تخیّل کی اصلاح فرمائی۔ اور انہوں نے فرمایا۔ کہ مذہب اور سائنس حقیقت میں دو متضاد چیزیں ہی نہیں۔ اور نہ ہو سکتی ہیں۔ ہر سچّی مذہبی تعلیم اور ہر سچّی تحقیق سائنس یقیناً یقیناً آپسمیں متحد و متفق ہونگی کیونکہ آپنے فرمایا۔ مذہبی کتاب اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس یا مظاہر قدرت اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ جب کسی معمولی سے معمولی شریف اور دانا انسان کے قول اور فعل میں تخالف نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل میں کس طرح تخالف ممکن ہے۔ علمی دنیا میں یہ ایک حیرت انگیز انکشاف تھا۔ اور اس علمی نکتہ اور پوشیدہ راز کے کُھلنے سے اس صدیوں کی مہیب اور بھیانک جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ نہ اس طرح کہ یورپ کی طرح ایک فریق کو دوسرے نے مغلوب کر لیا۔ بلکہ اس طرح کہ دونو ایک ہی باپ کے دو بیٹے ثابت ہوئے۔ اور وہ دونو بھائیوں کی طرح گلے مل گئے۔ جب سے یہ انکشاف دنیا میں شائع ہوا ہے۔ اس کے بعد کی تاریخ اور واقعات کو اگر دیکھا جائے۔ تو یہ بات روشن نظر آتی ہے۔ کہ اب ہندوستان کی دنیا ان دونو ندیوں سے بلا جھجک بلکہ ذوق شوق سے پانی پیتی اور سیراب ہوتی نظر آتی ہے۔ کہ ان کو کبھی یہ وہم بھی نہ گذرا تھا۔ کہ یہ گنگا اور جمنا دو مختلف چشموں سے نکلی ہیں۔ یا ان میں سے کسی ایک میں سمیّت کی آمیزش کا شائبہ ہے۔ میرے نزدیک جماعت احمدیہ کا علمی دنیا پر یہی ایک اتنا بڑا احسان ہے۔ کہ آئندہ قیامت تک اس کے شکریہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا۔ تو مَیں جماعت احمدیہ کے حالات سے ایسے نظائر پیش کرتا جن سے اس یک جہتی کی روح پرور کیفیّت کا پتہ لگ سکتا۔ اور معلوم ہو جاتا۔ کہ کس طرح اس جماعت کے انگریزی خوان علم دین کے والہ و شیدا ہیں۔ اور وہ اپنی دینی واقفیّت اور محبّت کی وجہ سے علماء دین کے بھی امام الصّلوٰۃ ہوتے ہیں۔ اسی طرح برخلاف اس کے اس جماعت کے مذہبی علماء بھی حقائق جدیدہ کے ایسے واقف معلوم ہوتے ہیں۔ اور ایسا ان سے ارتباط معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا کبھی ان کو دین کے خلاف نہیں سمجھا تھا۔

## صیغہ تعلیم و تربیت کا قیام

جماعت احمدیہ کا چوتھا علمی کارنامہ جو مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اس جماعت کے اندر صیغہ تعلیم و تربیت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیام ہے۔ دنیا میں تعلیم کا انتظام تو ہمیشہ ہی رہا ہے۔ اور وہ اقوام یا حکومتیں بھی جنہوں نے علم پروری میں بہت شاندار حصہ لیا ہے۔ ان کی تاریخ میں بھی تعلیم کے ساتھ تربیت کا انتظام نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بڑے بڑے اچھے تخیل اور نظریئے دنیا میں پیدا ہوئے۔ ان کی اشاعت بھی ہوئی۔ لیکن تربیت کا ساتھ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ وہ بعد میں متروک ہو گئے۔ بلکہ اپنے شیوع کے وقت بھی پوری طرح سے دنیا کو متمتع نہ کر سکے اور ایک حصہ کیلئے مضر بھی ثابت ہوئے۔ یہ ظاہر بات ہے۔ کہ اگر علم کو روح قرار دیا جائے۔ تو تربیت وہ قالب ہے جس کے اندر وہ علم محفوظ ہو کر ترقی پا سکتا ہے۔ ایسے ہی اگر علم کو موتی قرار دیا جائے۔ تو تربیت وہ صدف ہے۔ جس کے اندر وہ موتی ڈھل کر اپنی جسامت کو پہنچتا ہے۔ اور اگر علم کو دودھ سمجھا جائے۔ تو تربیت وہ ستھرا اور بلوری ظرف ہے جس کے اندر وہ دودھ پاکیزہ اور مصفی رہ سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ جس کی بنیاد علم و حکمت پر رکھی گئی ہے۔ اس نے تعلیمی ادارہ کے ساتھ تربیت کو بھی جزو غیر منفک قرار دیا۔ اور اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ خود ان ٹھوکروں سے بچی جو پہلوں کو لگیں۔ بلکہ اپنے صحیح اور محکم دستور کی وجہ سے اپنے زمانہ کے دوسرے لوگوں کو بھی ٹھوکر سے حتی الوسع بچانے کی کوشش کی۔ اور اس میں بہت حد تک کامیاب بھی ہوئی۔ اس کی ایک مثال اوپر بیان ہو چکی ہے۔ کہ صحیح تربیت کی وجہ سے ہمارے مذہبی علماء نہ صرف یہ کہ وہ عقل و خرد سے عاری نہیں سمجھے جاتے۔ بلکہ فلسفہ جدید کے حاملین کے نزدیک بھی علم و دانش پر حجت سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن تربیت کے عنوان کے ماتحت جو میں مثال دینی چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ انگریز ہمارے ملک میں آئے۔ تو انہوں نے یوروپین علوم ہمارے ملک میں رائج کیئے۔ لیکن ان علوم کی ترویج کے ساتھ وہ تربیت کا کوئی شعبہ ساتھ نہ رکھتے تھے۔ اور حقیقۃً وہ رکھ بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ یہ باریک بینی صرف الٰہی جماعتوں کو حاصل ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمارے ملک کے لوگ جدید فلسفہ کی وجہ سے ایک طرف تو اپنے مذہب سے بیگانہ بلکہ متنفر ہو گئے۔ دوسری طرف انگریزوں کی Democracy کی تعلیم (خیال جمہوریت) کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ہندوستانی انگریزوں کے ہی دیئے ہوئے اسلحہ سے مسلح ہو کر ان کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ اور ان واقعات کا تسلسل اگرچہ پیچھے ۵۷ سنہ ء کے قریب تک جاتا ہے۔ جبکہ اس تحریک کا آغاز ہوا۔ لیکن سنہ ۱۹ء سے لیکر اسوقت تک ہندوستان کی تاریخ صرف ایسے ہی واقعات سے پُر ہے۔ کہ ہندوستانی لوگ منظم صورت میں حکومت انگریزی کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ لیکن اہل علم کی توجہ کو کھینچنے والی یہ بات ہے۔ کہ اسی ملک میں جماعت احمدیہ رہتی ہے۔ اور اسی عہد کی وہ جماعت ہے۔ اس نے بھی انگریزی ڈیماکریسی پر مقالے پڑھے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ وہ اس تلاطم خیز سمندر میں نہ صرف یہ کہ خود ہی اپنی کشتی کو باامن لے جا رہے ہیں۔ بلکہ اور سینکڑوں کو بھی ان امواج عظیم کے تھپیڑوں سے بچائے جاتے ہیں۔ یہ ثبات اور یہ استقلال ان کو کیسے حاصل ہوا۔ صرف اس لئے کہ اس جماعت کے اندر تعلیم کے ساتھ تربیت کے شعبہ کو بھی یکساں طور پر ضروری قرار دیکر اس کا قیام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا گیا۔ پس علمی دنیا میں جماعت احمدیہ کا ایک یہ بھی بے مثال کارنامہ ہے۔ کہ اس نے علم جیسی لطیف چیز کے لئے تربیت کا ایک قلعہ تیار کیا۔ تاکہ ایک طرف تو یہ ہو۔ کہ اس آلہ کی دھار کند نہ ہو۔ اور دوسری طرف یہ کہ کوئی نادان اس تیز دھار دار آلہ سے خود اپنے آپکو زخمی نہ کرلے۔ جیسے کہ علوم جدیدہ کی ترویج کے بارہ میں ہندوستانیوں اور انگریزوں کی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔

119

## صیغہ تعلیم و تربیت کی شاخیں

صیغہ تعلیم و تربیت کا انصرام ایک ناظر کے سپرد ہے۔ جس کی حیثیت ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ حکومتوں کے وزیر معارف کی ہوتی ہے۔ اس کا مرکزی دفتر سلسلہ کے مرکز قادیان میں ہے۔ اور اس کے ساتھ تعاون کیلئے اور اس کی ہدایات اور پالیسی کو چلانے کیلئے جہاں جہاں جماعت احمدیہ پائی جاتی ہے۔ وہاں ایک ایک سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہے۔ اور وہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے اپنے مقام پر جماعت کی تعلیمی و اخلاقی نگرانی کرتے ہیں۔ ان کی زیر نگرانی ہر مقام پر جماعت کے ہر طبقے کے لوگوں کے مناسب حال تعلیم و تربیت کا انتظام ہے۔ مثلاً قرآن کریم کے درس جاری ہیں۔ بانیٔ سلسلہ کی کتب جو کہ بے بہا علمی جواہر سے معمور ہیں۔ باقاعدہ پڑھی اور سنی جاتی ہیں۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے۔ شہری۔ دیہاتی سب اس انتظام سے یکساں طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اس طرح ہر طبقہ میں علم کا شوق بڑھ رہا ہے۔

## انسپکٹر اور سالانہ امتحان

یہی نہیں کہ اس انتظام سے فائدہ اٹھانا لوگوں کی رضا پر چھوڑ دیا گیا ہو۔ بلکہ اس انتظام میں چستی پیدا کرنے اور اس پہیہ میں حرکت جاری رکھنے کے لئے انسپکٹرز کا تقرر ہے۔ اور سالانہ امتحان بھی ہوتے ہیں۔ علم دوست آدمی اس حقیقت کو معلوم کرکے خوش ہونگے۔ کہ یہ صرف جماعت احمدیہ کا ہی علمی شغف ہے۔ کہ ان امتحانوں میں صرف نوجوان لوگ ہی شامل ہوکر کامیاب نہیں ہوتے۔ بلکہ اس میں سرخ و سفید ریش دیہاتی اور شہری لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اور اس میں صاحب اولاد عورتیں بھی ہوتی ہیں۔

## جماعت احمدیہ میں خواندہ احمدیوں کی فیصدی نسبت

صیغہ تعلیم و تربیت کی منظم مساعی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ سنہ ۲۹ء میں پنجاب میں جماعت احمدیہ کے شہری خواندہ لوگوں کی اوسط فیصدی ½۷۴ تھی اور دیہاتی لوگوں کی ½۳۴ فیصدی یعنی مجموعی نسبت پونے بیالیس فیصدی تھی۔ سلسلہ کے مرکز قادیان میں جماعت کے خواندہ لوگوں کی اوسط فیصدی پانچ سالہ بچوں کو نکال کر سو فیصدی ہے۔ اس کے بالمقابل اگر دوسری اقوام کو دیکھا جائے جن کو مال و دولت کے لحاظ سے ہر طرح سے تفوق حاصل ہے ان کی اوسط خواندگی جماعت احمدیہ سے بہت ہی کم ہے۔ باقی اقوام کی اوسط فیصدی حسب ذیل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو پونے سات فیصدی۔ مسلمان سوا دو فیصدی۔ ہندوستانی عیسائی چار فیصدی۔
سکھ پونے چھ فیصدی۔

پس یہ تفاوت بیّن طور پر بتلا رہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کس سرعت اور شوق کے ساتھ تعلیمی راہ پر گامزن ہے۔

# درس گاہیں

دوسری عام علمی مساعی کے تذکرے سے قبل جن سے جماعت کا اور ملک کا علمی معیار بلند ہُوا۔ میں ان درسگاہوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اس وقت باقاعدہ چل رہی ہیں۔ یا کسی خاص وقت سے خاص وقت تک جاری رہی ہیں

## تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ان میں سے ایک تعلیم الاسلام ہائی سکول ہے۔ اس سکول کی بنیاد ۱۸۹۸ء میں ڈالی گئی۔ اس وقت پرائمری تک کھولا گیا۔ مگر جلدی ہی یعنی ۱۹۰۱ء میں ہائی کر دیا گیا۔

**پہلی خصوصیت:۔** اس سکول کو ریذیڈنشل سکول کے طریق پر چلایا گیا۔ اور اس کا پہلا امتیاز یہ ہے۔ کہ ایک ایسے پاکیزہ Atmosphere میں قائم ہُوا۔ اور ایسا نصاب رکھا گیا۔ کہ اس میں نہ صرف پنجاب کے ہی مختلف علاقہ کے طلباء نے آکر تعلیم پائی بلکہ پنجاب سے باہر ہندوستان کے باقی صوبوں مثلاً سرحد۔ یُو پی۔ بہار۔ بنگال۔ حیدر آباد دکن۔ مالابار۔ کشمیر۔ سندھ۔ برہما۔ اڑیسہ وغیرہ علاقہ جات کے طلباء بھی تعلیم پاتے رہے ہیں۔ اس کی تعلیم اور نصاب نہ صرف ہندوستان ہی کے مختلف علاقہ کے لوگوں کیلئے جاذب ہُوا۔ بلکہ ہندوستان۔ ماریشس۔ سیلون۔ جاوا۔ سماٹرا کے طلباء کثیر التعداد میں کھینچکر لے آیا ٭

**دوسری خصوصیت:۔** پنجاب کے دوسرے ہائی سکولوں پر اسے یہ خصوصیت حاصل رہی ہے۔ کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ یہاں کے طلباء کو گیمز میں بہت دلچسپی رہی ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہاکی۔ فٹ بال خصوصیت سے کھیلا جاتا رہا ہے اور ۱۹۱۱ء سے لیکر ۱۹۱۹ء تک متواتر ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ہاکی۔ فٹ بال جیتتا رہا ہے۔ اس سکول سے اس قدر ہاکی فٹ بال کے کھلاڑی پیدا ہوئے۔ کہ اسلامیہ کالج لاہور کے ایک پروفیسر نے یہ ریمارک کیا:۔

"Qadian has got a fund of players and that is a great asset to our college"

**تیسری خصوصیت:** تیسرا امتیاز اس سکول کی عمارت کا امتیاز ہے۔ سکول ایک بہت وسیع میدان میں بنا ہُوا ہے۔ یہ زمین ۳۵ ایکڑ ہے۔ سکول کی عمارت اسلامیہ کالج لاہور کے نمونہ پر بہت ہی شاندار ہے۔ انسپکٹر آف سکولز مسٹر کراس (Cross) نے لاگ بک میں عمارت کے متعلق یہ لکھا تھا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"The best on the plains"

سکول کے پاس ہی بہت شاندار بورڈنگ ہاؤس ہے۔ اس کے اندر ایک سو ستر (۱۷۰) بورڈرز کی رہائش کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ایک وقت میں اس میں دو سو (۲۰۰) سے زائد طلباء بھی مقیم رہے ہیں۔ سکول کی عمارت پر پچھتر ہزار (۷۵۰۰۰) روپیہ اور بورڈنگ کی عمارت پر پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) روپیہ خرچ ہوا تھا ؎

120

**چوتھی خصوصیت:۔** اس سکول کی یہ ہے۔ کہ اس کے طلباء کی اخلاقی ٹون بہت اعلیٰ پایہ کی رہی ہے۔ اور اس کی مثال سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء کی عدم تعاون کی تحریکات میں ملتی ہے۔ کہ لاہور کے کالجوں میں کس طرح ہمارے طلباء نے ثبات اور استقلال دکھایا۔ اس وقت جبکہ بعض کالجوں کے سٹاف کا بھی بعض حصہ اس رَو میں بہ گیا تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تربیت کردہ بچّے ذرہ بھی جنبش میں نہ آئے ؎

**پانچویں خصوصیت:۔** پانچواں امتیاز اس سکول کا یہ ہے۔ کہ اس سکول کے طلباء نے صحیح مذہبی تعلیم کے پھیلانے میں بہت بڑا حصّہ لیا ہے۔ یہ صرف اپنے ملک تک ہی ان کی مساعی محدود نہیں۔ بلکہ ملک سے باہر یورپ جیسے متمدّن اور مہذّب ملک کو خدائے واحد کی لَو لگانے کیلئے چلے گئے ؎

## تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج

سکول کو ہائی بنانے کے بعد جلدی ہی اسے کالج بھی کر دیا گیا یعنی سنہ ۱۹۰۳ء میں تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج بھی کھول دیا گیا۔ لیکن یونیورسٹی ایکٹ سنہ ۱۹۰۴ء کے ماتحت سنہ ۱۹۰۵ء میں یہ کالج مجبورًا بند کرنا پڑا جس پر اس وقت کے انسپکٹرز آف سکولز مسٹر گاڈلے کو بہت افسوس ہُوا ؎

## مدرسہ احمدیّہ قادیان

اس مدرسہ کی بنیاد سنہ ۱۹۰۶ء میں رکھی گئی اور اس میں السنہ مشرقیہ خصوصًا علوم عربیہ کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیّہ کی بعثت نے علمی دُنیا میں ایک یہ کارنامہ بھی کیا ہے۔ کہ مغربی اور مشرقی علوم کی آپس میں مصالحت کرائی ہے۔

**پہلی خصوصیت** اس سکول میں علوم مشرقیہ کے ساتھ علوم مروجہ کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ یعنی ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ سائنس اور انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس وقت تعلیم انگریزی کیلئے تین گریجوایٹ اور ایک انڈر گریجوایٹ اس سکول میں کام کر رہے ہیں ؎

**دوسری خصوصیت** مدارس عربیہ میں سے اس سکول کی دوسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس سکول کے طلباء بھی ویسے ہی مروجہ کھیلوں مثلاً ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ کرکٹ۔ ٹینس۔ رسّہ کشی۔ دوڑوں چھلانگوں وغیرہ میں حصّہ لینے والے اور میچ کھیل کر انعامی کپز۔ شیلڈز جیتنے والے ہیں جیسے کہ انگریزی سکولوں کے طلباء ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیق واقعات شہیدان کربلا
لکھ کر مخالفین کے چھکّے چھڑا گئے

چھوڑا نہ گھر میں کچھ بھی کتابوں کے ماسوا
سب کچھ وہ اپنا نذر کتب کر کرا گئے

کرتی ہے کتب خانہ کی ثابت فراہمی
عالم تھے سوئے علم توجہ دلا گئے

احمدؑ کے جاں نثار تھے احمدؐ کے ساتھ ہوں
بس یہ جناب پاک سے کرتے دُعا گئے

وہ احمدی تھے عمر بھی ان کی ہے احمدی ۶۳
جس عمر میں ہمارے شہ انبیاءؐ گئے

خادم حسین شکور۔ تولّد تھا آپ کا
شاکر رہے جہاں میں بہ شکرِ خدا گئے

سال وفات آپ کا کیا کچھ کہے پذیر
بڑھ خادم حسین بدار البقا گئے

(سوال ناز بلند پیمبری)

۱۳۵۲

---

# اگلے رسالہ میں کیا مضمون ہوگا؟

## "مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کی تاریخ"

ایسے ایسے اہم علمی مفید مضامین سے مستفید ہونے کیلئے آپ رسالہ اپنے نام جلد جاری کرالیں۔

---

**مِصباح** } خواتین کے لئے بہترین مذہبی اخبار قیمت دو روپے آٹھ آنہ سالانہ۔

---

# نقشۂ اُجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا ماہوار رسالہ ہے اور اس کو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہارات دینے کے لئے بہترین موقع ہے۔

ضمیمہ دو صفحے ۱۲ روپے سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اُجرت حسب ذیل ہے:۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سالانہ | ایک صفحہ | ۴۰ روپے | نصف صفحہ | ۲۲ روپے |
| چھ ماہ | 〃 | ۲۳ روپے | | [illegible] روپے |
| تین ماہ | 〃 | ۱۲ روپے | | [illegible] روپے |

فی اشاعت ایک صفحہ ۵ روپے، نصف صفحہ ۲ روپے، فی سطر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے - برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولا ثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD.)

## ہیضہ کے لئے تیر بہدف

R9∝

## کافو

(اصل عرق کافور - ہیضہ گرمی کے دست پیٹ کے درد و سوء ہضمی وغیرہ روکنے اور آرام کرنیکی ہندوستانی بے نظیر دوا)

ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کیلئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو پیشتر سے **کافو** کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو اسکی ایک بوند روزانہ استعمال سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافو سے ہوشیار۔

قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶؍ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷؍

R9∝

## یورا

(پیشاب اتارنے کی دوا)

ہیضہ ہونے پر پیشاب عموماً بند ہو جاتا ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقع پر اسے استعمال کرنے سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے اس لئے ہیضہ کے زمانے میں اسے بھی پاس رکھنا ضرور ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی سبب سے پیشاب کم یا بند ہو جائے تو اسے استعمال کریں فائدہ ہوگا۔

قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶؍ - ڈاک محصول سات آنہ ۷؍

نوٹ :- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

**صیغہ نمبر ۱۱۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ**

ایجنٹ - قادیان گورداسپور ایجنٹ کی ضرورت ہے۔


(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)